وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ

مسائل حج و عمرہ



مؤلف

حضرت علامہ مولانا ابوالرضا اللہ بخش نیّر

قادری، چشتی، حسنی، سلیمانی، مجددی، رضوی

ناشر: ناظم آستانہ عالیہ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ

0300-8762350

یااللہ عزوجل • بسم اللہ الرحمن الرحیم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ

مسائل حج وعمرہ

حسبِ ارشادتِ

جگر گوشۂ غوثِ اعظم، رہبر شریعت، خزینۂ معرفت

پیر طریقت صاحبزادہ سیّد مبارک حسن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ عالیہ جبی شریف ضلع خوشاب

از قلم

سگِ درگاہِ جبی شریف فقیر ابوالرضا اللہ بخش نیرّ

چشتی حسنی سلیمانی قادری مجددی رضوی

خادم آستانہ عالیہ ہوت والا شریف جمن شاہ ضلع لیہ 0300-8762350

ناشر:...... ناظم آستانہ عالیہ ہوت والا شریف جمن شاہ، ضلع لیہ

0300-8762360 0606-460613 0606-460004

الحمد للّٰہ ربّ العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلاۃ والسّلام علیٰ سیّد المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد! قال اللّٰہ تعالیٰ

وَلِلّٰہِ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔

اورلوگوں پر حج بیت اللہ کرنا اللہ کے لئے فرض ہے بشرطیکہ راستے کی استطاعت رکھتا ہو۔

خداوند ذوالجلال نے تعمیر کعبہ کے بعد ابراہیم علیہ السلام کو حکم فرمایا:

واذن فی الناس بالحج. اورلوگوں کو حج کے لئے بلاؤ

آپ کی آواز ہرایک نے سُنی، جس نے ایک مرتبہ لبیک کہا اس کے لئے کاتب تقدیر نے ایک حج لکھ دیا جس نے دومرتبہ لبیک کہا اس کے لئے دوحج غرض یہ کہ جس نے جتنی مرتبہ لبیک کہا اتنے حج اس کی قسمت میں لکھے گئے۔بلانے والے تو ابراہیم علیہ السلام تھے مگر حجاج کرام اس کے جواب میں تلبیہ پکارتے ہیں۔

تلبیہ ﴿.......لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک۔

ترجمہ: میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریفیں اور نعمتیں اور ملک سب تیرے لئے ہیں تیرا کوئی شریک نہیں۔

گویا نبی کا بلاوا خدا کا بلاوا ہے۔زبان نبی کی تھی اس کے ذریعے خدا نے مخلوق کو بلایا۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اصطلاحاتِ حج

۱)......حج:۔ اللہ تعالیٰ کے گھر (بیت اللہ) کی مقررّہ دنوں میں مخصوص عبادات کے ساتھ زیارت کرنا۔

۲)......عمرہ:۔ حِل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کی مخصوص عبادات کے ساتھ زیارت کرنا۔

۳)......حِل:۔ حدودِ حرم سے باہر میقات تک کی زمین کو حِل کہتے ہیں اس جگہ وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم میں ممنوع ہیں جو شخص زمین حِل کا رہنے والا ہے اسے حِلّی کہتے ہیں۔

۴)......حرم:۔ مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرمت و تقدس کی وجہ سے حرم کہلاتی ہے اس کی حدود پر نشان لگے ہیں اور اس میں شکار کرنا نیز درخت اور گھاس کاٹنا منع ہے، جو شخص حدودِ حرم میں رہتا ہو اسے حَرمی یا اہلِ حرم کہتے ہیں۔

۵)......احرام:۔ دو رکعت نماز نفل ادا کر کے جس وقت حج یا عمرہ یا دونوں (حج وعمرہ) کی پختہ نیت کر کے تلبیہ (لبیک اللھم لبیک ......الخ) پڑھتے ہیں تو چند حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں اس لئے اس کو احرام کہتے ہیں اور مجازاً اُن بغیر سلی چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں جن کو احرام کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

۶)......اشھر حج:۔ (حج کے مہینے) شوال ذی قعد مکمل اور ذی الحج کے پہلے دس دن۔

۷)......ایام تشریق:۔ جن دنوں (۹ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک) میں تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے۔

۸)......یوم الترویہ:۔ جس روز حج کی عبادات شروع ہوتی ہیں یعنی ۸ ذی الحجہ۔

۹)......یوم عرفہ:۔ (حج کا دن) ۹ ذی الحجہ جس روز میدانِ عرفات میں حج ہوتا ہے۔

۱۰)......**یوم نحر:۔** ۱۰ ذی الحجہ جس روز قربانی ادا کی جاتی ہے۔

۱۱)......**میقات:۔** مکہ مکرمہ کے چاروں طرف وہ مقامات جہاں سے مکہ جانے والوں کے لئے باقاعدہ عمرہ یا حج کا احرام باندھنا واجب ہے جو شخص ان حدود کے اندر رہتا ہے میقاتی کہلاتا ہے اور جو باہر رہتا ہے اسے آفاقی کہتے ہیں۔

۱۲)......**تلبیہ:۔** وہ ورد جو عمرہ اور حج کے دوران حالتِ احرام میں کیا جاتا ہے۔ یعنی **"لبیک اللھم لبیک، لبیک لاشریک لک لبیک، ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک"۔**

عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۵۵ اردو میں کرخی نے کہا کہ سب کلمات پڑھے اور ان سے کم نہ کرے یہ محیط میں ہے اور اگر ان سے اور زیادہ کرے تو بہتر ہے یعنی یوں کہے **"لبیک اله الخلق لبیک غفار الذنوب لبیک وسعدیک والخیر کلمه بیدیک والرغباء الیک"** یہ محیط سرخسی میں لکھا ہے اور کم کرنا بالاتفاق مکروہ ہے۔ یہ بحر الرائق میں ہے، پھر جب لبیک کہہ چکے تو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے۔

۱۳)......**اضطباع:۔** احرام کی اوپر والی چادر کو داھنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔ یہ صرف مردوں کے لئے ایسے طواف میں سنت ہے جس کے بعد صفا و مروہ کی سعی کرنا ہو۔

۱۴)......**رمل:۔** مردوں کے لئے طواف کے پہلے تین چکروں میں سنت ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایڑیاں اٹھا کر پنجوں کے بل تیزی سے جلدی جلدی قدم اٹھا کر اکڑتا ہوا دنوں مونڈھوں کو ھلاتا ہوا چلے اور قدم قریب قریب ڈالے۔ یہ صرف مردوں کے لئے اس طواف کے پہلے تین چکروں میں سنت ہے جس کے بعد صفا و مروہ کی سعی کرنا ہو۔

۱۵)......**طواف:۔** خانہ کعبہ کے گرد سات چکر یا پھیرے لگانا۔ ایک چکر کو شوط کہتے ہیں

جس جگہ میں طواف کیا جاتا ہے اسے مطاف کہتے ہیں۔

١٦)......

طواف کی چار قسمیں

(1) **طواف قدوم:۔** مکہ مکرمہ میں داخل ہونے پر پہلا طواف ہے، افراد یا قران کی نیت سے حج کرنے والوں کے لئے مسنون ہے۔

(2) **طواف زیارت:۔** ١٠ ذی الحجہ کی صبح صادق سے ١٢ ذی الحجہ تک ہوسکتا ہے مگر ١٠ ذی الحجہ کو کرنا بہتر ہے جو حج کا رکن ہے جو وقوف عرفات کے بعد کیا جاتا ہے۔

(3) **طواف وداع:۔** بیت اللہ سے رخصت ہوتے ہوئے کیا جاتا ہے یہ ہر آفاقی پر واجب ہے۔

(۴) **طواف عمرہ:۔** یہ عمرہ کرنے والوں پر فرض ہے۔

نوٹ:......طواف کی مخصوص دعائیں یاد نہ ہوتو **الصلوٰۃ والسّلام علیك یارسول اللہ** پڑھتا رہے۔علاّمہ عبدالحمید الخطیب شیخ الحرم سابق رکن مجلس شوریٰ حکومت سعودیہ نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔(بحوالہ، رحمت کائنات صفحہ ٣٠٣، مصنفہ زاھد الحسینی دیوبندی)

١٧)......**استلام:۔** حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا اور ممکن نہ ہوتو ہاتھ یا چھڑی سے اشارہ کرنا۔

١٨)......**سعی:۔** صفا اور مروہ پہاڑیوں کے مابین سات پھیرے لگانا صفا سے مروہ ایک پھیرا ہے۔یوں مروہ پر سات چکر پورے ہوں گے۔

١٩)...... **رمی:۔** جمرات (شیطانوں پر کنکریاں مارنا)۔

٢٠)...... **ھدیٰ:۔** وہ جانور جو حاجی حرم میں قربانی کرنے کو ساتھ لے جاتا ہے۔

٢١)...... **حلق یا قصر:۔** احرام سے نکلنے کے لئے سر منڈانا حلق یا کترانا قصر کہلاتا ہے۔

۲۲)...... جنایت :۔ خطا اور قصور کو کہا جاتا ہے۔ اور حج کے بیان میں جنایت ہر اس فعل کو کہتے ہیں جس کا کرنا احرام یا حرم کی وجہ سے ممنوع ہو جنایت کی جزا میں کبھی دم، کبھی صدقہ اور بدنہ واجب ہوتا ہے۔

حج کی تین اقسام

(۱) افراد :۔ جو صرف حج کیا جائے، عمرہ ساتھ نہ ہو۔

(۲) قِران :۔ حج اور عمرہ دونوں کی اکٹھی نیت کر کے پہلے عمرہ اور پھر بغیر احرام کھولے حج کیا جائے۔

(۳) تمتع :۔ حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کیا جائے اس کے بعد احرام کھول دیا جائے پھر اسی سال حج کا احرام باندھ کر مقررہ ایام میں حج ادا کیا جائے۔

حدودِ میقات

وہ جگہیں ہیں جہاں سے حج اور عمرے کے لئے احرام باندھا جاتا ہے:

۱)...... ذوالحلیفہ یا بئرِ علی رضی اللہ عنہ :۔ مدینہ منوّرہ سے مکہ مکرمہ کی طرف تقریباً ۱۰ کیلومیٹر پر ہے۔ جو مدینہ منوّرہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔

۲)...... ذاتِ عرق :۔ مکہ سے عراق کی طرف قریباً تین روز کی مسافت پر ہے جو عراق کی طرف سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔

۳)...... یَلَمْلَمْ :۔ مکہ سے جنوب کی طرف دو منزل پر ایک پہاڑ ہے۔ بحری جہاز سے آنے والے پاکستانیوں کے لئے اور جنوبی طرف سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔

۴)...... حُجْفَه :۔ شام کی طرف مکہ سے تین منزل پر ہے جو شام کی طرف سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔

۵)......قرن المنازل:۔ نجد کی طرف سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔

مقاماتِ متبرکہ

(ا) کعبہ یا بیت اللہ:۔ اللہ تعالیٰ کا گھر جس کا حج اور طواف کیا جاتا ہے وہ مسجد جس میں بیت اللہ واقع ہے اسے مسجد حرام کہتے ہیں۔

بیت اللہ کے کونے

i)......رکن یمانی:۔ جنوب مغربی کونہ جو یمن کی طرف واقع ہے۔

ii)......رکن عراقی:۔ عراق کی سمت کا کونہ ہے (شمال مشرقی طرف)۔

iii)......رکن شامی:۔ شام کی سمت کا کونہ (شمال مغرب کی طرف)۔

iv)......رکن اسود:۔ جنوب مشرقی کونہ جس میں حجر اسود نصب ہے۔

(۲) حجر اسود:۔ یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت اس کا رنگ دودھ کی طرح سفید تھا لیکن انسانوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا بیت اللہ کے جنوب مشرقی کونہ میں نصب ہے اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

(۳) ملتزم:۔ حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے مابین دیوار جس پر لیٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

(۴) حطیم:۔ بیت اللہ سے متصل شمالی جانب زمین کا وہ حصہ جو چھوٹی دیوار سے گھرا ہوا ہے اس کو طواف میں شامل کرنا واجب ہے، اس کے نیچے سیّدنا اسمٰعیل علیہ السلام اور سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے مزارات ہیں۔

(۵) مقام ابراہیم علیہ السلام:۔ وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا۔ اس پر آپ کے قدم کے نشان ثبت ہے۔

(۶) باب السّلام:۔ مسجد حرام کا وہ دروازہ جس سے اوّل مرتبہ داخل ہونا افضل ہے، یہ شمال مشرق کی طرف ہے۔

(۷) تنعیم:۔ وہ جگہ جہاں سے مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران عمرے کے لئے احرام باندھا جاتا ہے۔

(۸) صفا:۔ کعبہ کے قریب جنوب مشرق کی طرف ایک پہاڑی جہاں سے سعی شروع ہوتی ہے۔

(۹) مروہ:۔ کعبہ کے شمال مشرقی گوشے کے قریب ایک پہاڑی جہاں سعی ختم ہوتی ہے۔

(۱۰) مَسْعیٰ:۔ صفا اور مروہ کے مابین سعی کرنے کی جگہ۔

(۱۱) مِیلَیْن اَخْضَرَیْن:۔ دو سبز ستون جن کے درمیان صفا اور مروہ کی سعی کرتے ہوئے مردوں کو دوڑ کر گزرنا پسندیدہ ہے۔

(۱۲) منٰی:۔ مکہ سے ۵ کیلومیٹر پر وہ وادی جہاں حجاج کرام قیام کرتے ہیں۔

(۱۳) جمرات:۔ منٰی میں وہ تین مقامات جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

(۱۴) عرفات:۔ منٰی سے تقریباً ۱۱ کیلومیٹر دور وہ میداں جہاں 9 ذی الحجہ کو وقوف کیا جاتا ہے۔ یہ وقوف حج کا اہم رکن ہے۔

(۱۵) جبلِ رحمت:۔ عرفات میں وہ پہاڑی جس کے دامن میں حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کا خطبہ دیا۔

(۱۶) مزدلفہ:۔ منٰی سے عرفات کی طرف قریباً ۵ کیلومیٹر پر واقع میدان جہاں دسویں ذی الحجہ کی رات عرفات سے واپسی پر بسر کی جاتی ہے اور مغرب وعشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کی جاتی ہیں۔

(۱۷) مُحَسِّر:۔ مزدلفہ سے ملا ہوا میدان جہاں اصحابِ فیل تباہ ہوئے تھے یہاں

سے دوڑ کر نکلے۔

(۱۸) بطن عرفہ :۔ عرفات کے قریب ایک جنگل جہاں رکنا درست نہیں۔

(۱۹) مدعیٰ :۔ مسجد حرام اور مکہ کے قبرستان کے مابین جگہ جہاں دعا مانگنا مستحب ہے۔

(۲۰) زمزم :۔ مکہ مکرّمہ کا وہ کنواں جس کی نسبت ابراہیم علیہ السلام یا اسمٰعیل علیہ السلام کے قدموں یا جبریل علیہ السلام کے پَر سے ہے جس کا پانی پینا ثواب اور بہت سی بیماریوں کے لئے شفا ہے۔

(۲۱) میزابِ رحمت :۔ حطیم میں کعبہ کے اوپر سے گرنے والے پرنالہ جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

حج کے واجب ہونے کی شرائط

(۱) اسلام (۲) عقل (۳) بلوغ (۴) آزاد ہونا (۵) سواری اور توشہ (زادِ راہ) پر اسطرح قادر ہو کہ اس کا مالک ہو یا بطور کرایہ لینے کے قابض ہو۔ نیز اس سے مراد یہ ہے کہ اُس کے پاس اپنی حاجت سے زیادہ مال ہو یعنی رہنے کے مکان اور لباس اور خادم اور گھر کے اسباب کے سوا اس قدر سرمایہ ہو کہ سواری پر حرمین شریفین جائے اور آئے اس سرمایہ کے علاوہ اپنے عیال (وہ لوگ جن کا نفقہ اس کے ذمہ لازم ہے) کا خرچ اور مرمتِ مکان وغیرہ کا خرچ دے سکے۔ عیال کے نفقہ میں اوسط خرچ کا اعتبار کیا جائے گا کمی اور زیادتی کا اعتبار نہ ہوگا۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۴۴)

اگر اس قدر مال ہے جس سے حج کرسکتا ہے اور نکاح کرنے کا بھی ارادہ ہو تو حج کرے نکاح نہ کرے اس لئے کہ حج فرض ہے اور فرض مقدّم ہے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۴۵)

(۶) بدن کی سلامتی۔ لہٰذا لنگڑے، اپاہج اور مفلوج بہت بوڑھے جو سواری پر نہ بیٹھ سکے اور دائمی مریض پر حج فرض نہیں۔ ایسے لوگ کسی اور سے حج کروادیں تو جب تک وہ

عذر ان میں موجود ہے تب تک کافی ہے اور جب وہ عذر بیماری وغیرہ زائل ہو جائے تو ان کو اپنی ذات سے حج کا اعادہ واجب ہے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۴۶) قیدی پر حج واجب نہیں، ظالم حکمران سے جان کا خوف ہو تو پھر حج واجب نہیں۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۴۶) اندھے کو اگر ہاتھ پکڑ کر لے جانے والا ملے اور اس کے خرچہ پر قادر ہو تو صاحبین کے نزدیک اس اندھے پر حج واجب ہے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۴۶) (۷) راستہ کا امن:۔ اگر سلامتی نہ ہو تو حج واجب نہیں۔ (۸) اگر مکہ مکرمہ تین دن کے راستہ پر ہو تو عورت (جوان یا بوڑھی) کے واسطے محرم ہونا ضروری ہے۔ محرم شوہر یا وہ شخص ہو جس سے قرابت یا دودھ کی شراکت یا دامادی کے رشتہ کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے نکاح جائز نہ ہو۔ حج فرض کے لئے اگر عورت کو محرم ملے اور شوہر اجازت نہ دے لازماً جائے حج نفل کے واسطے شوہر کی اجازت کے بغیر نہ جائے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۴۷) عالمگیری جلد۲، صفحہ ۴۷ میں ہے عورت کے لئے محرم کی شرط میں فقہاء کو اختلاف ہے بعض نے اسے وجوب کی شرط کہا ہے بعض نے کہا ہے کہ ادا کی اور یہی اصح ہے۔ (۹) عورت عدت میں نہ ہو یہ عدت خواہ شوہر کے مرنے کی ہو یا طلاق بائن یا رجعی کی۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۴۸)

مسئلہ:...... اگر والدین میں سے کوئی ایک ناراض ہو تو حج کو جانا مکروہ ہے۔ لیکن یہ حکم اس وقت ہے کہ ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک بیٹے کی خدمت کا محتاج ہو اور اگر وہ اس کی خدمت کے محتاج نہیں تو حج کے جانے میں مضائقہ نہیں اور اگر ماں باپ نہ ہوں تو دادوں اور دادیوں کا بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیری، جلد۱، صفحہ ۵۱)

ادائے حج کے صحیح ہونے کے شرائط

(۱) احرام۔ (۲) خانہ کعبہ۔ (۳) وقتِ حج۔ (۴) ترتیب یعنی پہلے احرام پھر

وقوف پھر طواف زیارت۔ (۵) ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا۔ (۶) مکان یعنی ہر فرض کو اپنے مقام پر انجام دینا۔ (۷) نیت۔

رکن یا فرائض حج

(۱) وقوف عرفات:۔ (۹ ذی الحجہ کو) اگر غلط فہمی کی بناء پر یا حکومت کے اعلان کے مطابق ۸ ذی الحجہ (جیسا کہ آج کل سعودی حکومت بالعموم ۸ ذی الحجہ کو وقوفِ عرفات کراتی ہے) یا ۱۰ ذی الحجہ کو وقوف کیا تو استحساناً جائز ہے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ٦٦) عرفہ میں وقوف کا وقت ۹ ذی الحجہ کے سورج ڈھلنے سے قربانی کے پہلے دن یعنی ۱۰ ذی الحجہ کی مطلع الفجر تک ہے۔ حج کی راتیں گذرے ہوئے دن کے تابع ہیں اگلے دن کے حکم میں نہیں لہٰذا دسویں کی رات عرفہ کے دن کے تابع ہے اس لئے کہ اس شب میں وقوف عرفات میں جائز ہے جیسا کہ عرفہ کے دن میں جائز ہے اور اسی طرح اس شب میں قربانی جائز نہیں۔

پس جو شخص اتنے وقت میں وہاں موجود ہو گیا خواہ اس کا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، سوتا ہو یا جاگتا ہو، یا افاقہ میں ہو یا بیہوش ہو، خواہ وہاں ٹھہرے یا گزرتا ہوا چلا جائے اُس کو حج مل گیا۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ٦٦)

(۲) طواف زیارت:۔ پہلے دن یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو بہتر ہے، ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ کو بھی کر سکتا ہے۔ اگر یہ طواف نہ کیا تو عورت حلال نہ ہو گی اگر چہ کئی سال گذر جائیں یہ حکم بالاجماع ہے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۱۷)

واجبات حج

متقدمین کی کتابوں میں واجباتِ حج پانچ درج ہیں۔ مگر متاخرین نے ان پانچ کی تشریح و تفصیل فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل واجبات لکھے ہیں۔

(۱) میقات سے احرام باندھنا۔ (۲) سعی یعنی صفا ومروہ کے درمیان دوڑنا۔ اگر ۸ ذی الحجہ کو سعی آپ نے کرلیا تو بھی درست ہے وگرنہ طواف زیارت کے بعد یہ سعی ضرور کریں۔ (۳) سعی کو صفا سے شروع کرنا۔ (۴) سعی کا طواف معتدبہ کے بعد کرنا۔ (۵) اگر دن (۹ ذی الحجہ کے دن) میں وقوف عرفات شروع کیا تو غروبِ آفتاب تک کرنا اور رات میں وقوف عرفات شروع کیا ہو تو اس کے لئے کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ وقوف میں رات کا کچھ حصہ شامل ہونا واجب ہے۔ (۶) عرفات سے واپسی میں امام کی متابعت کرنا۔ (۷) دسویں کی رات مزدلفہ میں ٹھہرنا۔ (۸) مغرب وعشاء کی نماز مزدلفہ میں آکر عشاء کے وقت پڑھنا۔ ان دونوں نمازوں (مغرب وعشاء) کے جمع کرنے کے لئے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک جماعت شرط نہیں۔ کافی میں لکھا ہے جو شخص مغرب وعشاء کی نماز تنہا پڑھے اس کو جائز ہے برخلاف اس کے عرفہ میں ظہر وعصر کی نماز کا جمع کرنا، امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک بغیر جماعت کے جائز نہیں۔

(عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۶۸)

عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۶۴ میں ہے جس شخص نے تنہا اپنے سامان کے پس ظہر کی نماز پڑھ لی تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ عصر کی نماز عصر کے وقت میں پڑھے۔

مسئلہ:...... ظہر اور عصر کی جمع بین الصلاتین یعنی دونوں نمازیں اکٹھی پڑھنے کے لئے امام یا امام کا قائم مقام ہونا شرط ہے۔ نماز پڑھانے والا سب سے بڑا سردار ہو یا اس کا نائب ہو صاحبِ حکومت جیسے قاضی یا صاحبِ شرط ہو تو جمع بین الصلاتین (ظہر وعصر اکٹھے پڑھنا) جائز ہے ورنہ جائز نہیں، اگر ظہر کی نماز صاحبِ حکومت قاضی یا صاحب شرط کے علاوہ کسی اور نے پڑھائی تو عصر اپنے وقت پر پڑھیں۔ (عالمگیری، جلد۲ صفحہ ۶۵)

مسئلہ ضروری:...... رائے ونڈ والی تبلیغی جماعت کے مبلغ اعظم ذکریا کا مدار (دیوبندی)

کی مشاورت میں چھپنے والی کتاب لبیک اللھم لبیک کے صفحہ ۱۳۶ پر یہ ضروری مسئلہ درج ہے۔ ''مسجد نمرہ میں جو امام نماز پڑھاتا ہے وہ مقیم ہونے کے باوجود قصر کرتا ہے اوراحناف کے نزدیک اس کی اقتداء جائز نہیں اس لئے حنفی حضرات کوظہر کی نماز ظہر کے وقت اورعصر کی نماز عصر کے وقت ادا کرنی چاہیے''۔

مسئلہ ضروری:...... جو حجاج کرام مکہ مکرّمہ میں پندرہ دن سے زیادہ مقیم ہیں (ایام حج بھی ان میں شامل کرنے ہوں گے) وہ منٰی، عرفات اور مزدلفہ میں پوری نماز پڑھیں۔ اور جن کا قیام مکہ مکرّمہ میں پندرہ دن سے کم ہو وہ قصر پڑھیں۔ مقیم امام اگر عمداً قصر پڑھائے جیسا کہ بالعموم نجدی امام کرتے ہیں احناف کے نزدیک ایسے امام کی اقتداء جائز نہیں۔ حضور ﷺ اورآپ کے صحابہ معیارحق ہیں۔ حضور ﷺ، سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسافر ہونے کی وجہ سے یہاں نماز قصر پڑھی اور خلیفہ ثالث سیّدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ نے مقیم ہونے کے باعث منٰی، عرفات اورمزدلفہ میں پوری نماز پڑھی۔ لہٰذا مقیم حاجی پوری نماز پڑھیں۔

(بقیہ واجباتِ حج) (۹) دسویں ذی الحجہ کو صرف جُمرۂ عقبٰی (بڑے شیطان) اور گیارہویں، بارہویں کوتینوں جمروں پر رمی کرنا یعنی کنکریاں مارنا۔ (۱۰) دسویں ذی الحجہ کی جمرۂ عقبہ کی رمی حلق سے پہلے ہونا یعنی پہلے بڑے شیطان کو کنکریاں مارے پھر (قربانی کے بعد) سر منڈائے۔ (۱۱) ہر روز کی رمی کا اسی روز ہونا۔ (۱۲) ایام نحر میں سر منڈانا یا بال کترانا۔ (۱۳) حدودِ حرم میں ہونا۔ (۱۴) حجِ قران وتمتع والے کے لئے قربانی۔ (۱۵) اس قربانی کا حرم اور ایام نحر میں ہونا۔ (۱۶) طواف افاضہ اس کا نام طوافِ صدر، طواف الوداع طواف الافاضہ اورطواف آخر عہد بالبیت اورطواف واجب ہے۔ اس کا وقت طواف زیارت سے شروع ہوتا ہے، انتہا کی کوئی حد نہیں۔ (۱۷) طواف حطیم

کے باہر سے ہونا۔ (۱۸) طواف دھنی طرف سے کرنا۔ (۱۹) شدید عذر نہ ہوتو چل کر طواف کرنا۔ (۲۰) طواف باوضو کرنا۔ (۲۱) طواف کرتے وقت ستر چھپا ہوا ہونا۔ (۲۲) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔ (۲۳) کنکریاں مارنے، قربانی کرنے، سر منڈانے اورطواف زیارت کرنے میں ترتیب قائم رکھنا۔ (۲۴) طواف وداع یا رخصت میقات سے باہر رہنے والوں کے لئے واجب ہے۔ (۲۵) وقوف عرفہ کے بعد طوافِ زیارت تک بیوی سے ہم بستر نہ ہونا۔ (۲۶) احرام کے ممنوعات سے بچنا واجب ہے۔

ممنوعاتِ احرام

اس حالت میں نہ تو آپ شکار کر سکتے ہیں نہ شکاری کی مدد کر سکتے ہیں نہ شکار کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں نہ درخت گھاس پورے وغیرہ کاٹ سکتے ہیں نہ مچھر، مکھی، جوں وغیرہ مار سکتے ہیں نہ ناخن تراش سکتے ہیں نہ جسم سے کوئی بال توڑ سکتے ہیں، نہ انہیں کاٹ سکتے ہیں، کسی خوشبو کا استعمال نہیں کر سکتے، سلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے، عمامہ نہیں باندھ سکتے، موزے نہیں پہن سکتے، سر اور چہرہ نہیں ڈھانپ سکتے، میاں بیوی بوس وکنار اور ازدواجی تعلقات ادا نہیں کر سکتے۔

حج کی سنتیں

(۱) میقات سے باہر آنے والوں کے لئے طواف قدوم کرنا۔ (۲) طواف کا حجرِ اسود سے شروع کرنا۔ (۳) طواف قدوم یا طواف فرض میں رمل کرنا (اگر بعد میں سعی کرنی ہو)۔ (۴) صفا ومروہ کے درمیان جو دو میل اخضر ہیں ان کے درمیان دوڑنا۔ (۵) امام کا مکہ میں ساتویں کو، عرفات میں نویں کو اور منیٰ میں گیارہویں کو خطبہ پڑھنا۔ (۶) آٹھویں

ذی الحجہ کو فجر کے بعد مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر منٰی میں پانچ نمازیں (ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نویں کی فجر) ادا کرنا۔ (۷) نویں ذی الحجہ کی رات منٰی میں گذارنا۔ (۸) نویں کا آفتاب نکلنے کے بعد منٰی سے عرفات کو روانہ ہونا۔ (۹) وقوف عرفہ کے لئے غسل کرنا۔ (۱۰) عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا۔ (۱۱) آفتاب نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منٰی کو چلا جانا۔ (۱۲) بعض علماء کے نزدیک طلوع فجر کے بعد کچھ دیر مزدلفہ میں ٹھہرنا واجب ہے۔ یہ نماز فجر وقت پر ادا کرنے سے پورا ہو جاتا ہے۔ طلوع آفتاب سے ذرا پہلے تک مزدلفہ میں رہنا سنت ہے۔ (۱۳) دس اور گیارہ کے بعد کی راتوں کو منٰی میں گزارنا اور اگر تیرہویں کو بھی منٰی میں رہے تو بارہویں کے بعد کی رات کو بھی منٰی میں گزارنا سنت ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی سنتیں ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا۔ (انشاءاللہ)

آدابِ حج

اوّل اپنا قرض ادا کرے۔ توبہ استغفار کرے۔ نیّت خالص کرے اور جو چیز ظلماً کسی سے لی ہو اس کو پھیرے اور اس کے مالکوں سے معاف کرائے۔ اسی طرح اگر اور کسی کی خطا کی ہو معاف کرائے، عبادت میں جو کمی ہو اس کی بھی قضا پھیرے اور اس قصور پر نادم ہو اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا ارادہ کرے، ریا غرور اور تکبر و فخر کو دور کرے۔ مال حلال کے حاصل کرنے میں کوشش کرے اس لئے کہ حج بغیر مال حلال کے قبول نہیں ہوتا اپنے عیال کے واسطے نفقہ چھوڑے اور اپنے نفس کو پاک کر کے نکلے اور راستے میں تقویٰ اختیار کرے اور اللہ کا ذکر بہت کرے غصہ سے بچے اور لوگوں کی بات پر تحمل بہت کرے اور بے فائدہ باتوں کو چھوڑنے سے اطمینان اور وقار حاصل کرے۔ حج کے سفر کو تجارت سے

خالی کرنا، احسن ہے اور اگر تجارت کرے تو حرج نہیں۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۴۹)

مستحب یہ ہے کہ جمعرات اور سوموار (پیر) کے دن گھر سے نکلے اور اپنے اہل وعیال اور بھائیوں کو رخصت کرے اور ان سے اپنی خطائیں معاف کرائے اور ان سے اپنے واسطے دعا طلب کرے اور اس طرح سفر کرے جیسے کوئی دنیا سے سفر کرتا ہے اور گھر سے نکلنے سے پہلے دوگانہ نفل پڑھے اور اسی طرح جب حج سے لوٹ کر آئے تو گھر پہنچنے کے بعد دوگانہ نفل پڑھے۔

مناسکِ حج ایک نظر میں

حج کا پہلا دن ۸ ذی الحجہ ﴿ مکہ سے منٰی کو روانگی۔ منٰی میں آج کے دن ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھنی ہیں۔ رات منٰی میں قیام ہوگا۔ مکہ سے طواف کر کے روانہ ہوں گے اگر صفا ومروہ کی سعی آج کرنی ہے تو پھر طوافِ زیارت کے بعد نہیں کرنی ہوگی وگرنہ طوافِ زیارت کے بعد صفا ومروہ کی سعی واجب ہے۔

حج کا دوسرا دن ۹ ذی الحجہ ﴿ فجر کی نماز منٰی میں ادا کر کے عرفات کو روانگی۔ ظہر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہے۔ وقوف عرفات، عصر کی نماز عرفات میں پڑھنی ہے۔ مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کو روانگی۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت مزدلفہ میں ادا کرنی ہیں۔ رات مزدلفہ میں قیام کرنا ہے اور کنکریاں جمع کرنی ہیں، ۴۹ یا کچھ زیادہ۔

حج کا تیسرا دن ۱۰ ذی الحجہ ﴿ مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد منٰی کو روانگی، پہلے بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا، پھر قربانی کرنا پھر سر کے بال منڈانا یا کترانا، پھر طوافِ زیارت کو مکہ جانا۔ رات منٰی میں قیام، سر منڈانے یا کترانے کے بعد احرام کھل جائے گا۔ اگر صفا ومروہ کی سعی ۸ ذی الحجہ کو کرنی تھی تو آج نہیں کرنی وگرنہ طوافِ زیارت کے

بعد سعی واجب ہے۔

حج کا چوتھا دن ۱۱ ذی الحجہ منٰی میں زوال کے بعد کنکریاں مارنا پہلے چھوٹے شیطان کو پھر درمیانے شیطان کو پھر بڑے شیطان کو۔

طوافِ زیارت اگر کل نہیں ہوسکا تو آج کرلیں صفا مروہ کی سعی اگر ۸ ذی الحجہ (رات منٰی میں قیام) کو کرنی تھی تو اب نہیں ورنہ طوافِ زیارت کے بعد سعی کریں۔

حج کا پانچواں دن ۱۲ ذی الحجہ منٰی میں زوال کے بعد کنکریاں مارنا پہلے چھوٹے شیطان کو پھر درمیانے شیطان کو پھر بڑے شیطان کو۔ طواف زیارت اگر نہیں کیا تھا تو آج مغرب سے پہلے ضرور کرلیں ورنہ حج نہیں ہوگا، کیونکہ یہ طواف فرض ہے۔ ۱۳ ذی الحجہ کو اگر قیام کا ارادہ ہو تو ۱۳ کو زوال سے پہلے مارنا جائز ہے۔

نوٹ:...... ۸ ذی الحجہ کو طواف کے بعد صفا و مروہ کی سعی کرلی جائے تو پھر نہیں ورنہ طوافِ زیارت کے بعد یہ سعی واجب ہے۔

عُمرہ

(۱) احرام: یہ عمرہ کی شرط ہے۔ (۲) طوافِ کعبہ: یہ عمرہ کا خاص عمل ہے۔ یعنی کعبہ کے گرد سات چکر لگانا۔ (۳) صفا و مروہ کی سعی: ضروری عمل سات پھیرے دونوں پہاڑیوں کے درمیان۔ (۴) حلق یا قصر: سر منڈانا یا کترانا ضروری عمل ہے۔

عمرہ میں احرام اور طواف فرض ہیں سعی اور حلق یا قصر واجب ہیں۔

احرام

ارکانِ حج میں سب سے پہلا رکن احرام کا باندھنا ہے۔ احرام میقات پر باندھا جاتا ہے۔ بحری جہاز سے جانے والے پاکستانی حاجیوں کے لئے میقات کوہِ یَلَمْلَمْ

کا محاذ ہے۔اس کی اطلاع جہاز والے پہلے سے دے دیتے ہیں۔میقات پر پہنچنے سے قبل احرام کا سامان تیار ہونا ضروری ہے۔ ہوائی جہاز والے حاجی صاحبان پاکستان ہی سے احرام باندھ کر جاتے ہیں کیونکہ ہوائی سفر کے دوران میقات کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

احرام کا سامان

ایک بے سلی چادر، اور ایک بے سلا تہ بند دونوں مل کر اتنے بڑے ہوں کہ پورا ستر چھپ جائے یا ایک ہی کپڑا اتنا بڑا ہو کہ پورا ستر ڈھک لے جامہ احرام کا سفید اور نیا ہونا بہتر ہے۔ مستورات کے لئے عام استعمال کے سلے ہوئے کپڑے استعمال ہوتے ہیں۔ چہرے سے کپڑا اتنا دور رہے کہ چہرے کو مَس نہ کرے۔

احرام کا انتظام

مسواک اور وضو کیجئے، غسل کرنا بہتر ہے، ناخن کتروایئے، بال ترشوایئے، حجامت کروایئے، جہاں تک ممکن ہو بدن کی صفائی کیجئے۔میقات آنے پر احرام باندھیے، سر پر احرام والا کپڑا رکھ کر بہ نیت احرام دو رکعت نفل پڑھیے۔ وقت مکروہ ہو تو توقف کیجئے مکروہ وقت گزر جانے کے بعد نفل پڑھیے۔ نفل پڑھ لینے کے بعد سر پر سے کپڑا نیچے اتار کر آپ جس قسم کا حج کرنا چاہتے ہیں اسی حج کی نیت کریں۔

حج افراد ❁ اگر آپ فقط حج ادا کرنا چاہتے ہیں تو اسے افراد کہتے ہیں ایسے حاجی کو مفرد کہتے ہیں مفرد سلام کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِی وَتَقَبَّلْہُ مِنِّی نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ مُخْلِصاً لِلّٰہِ تعالٰی.

حج قِران ❁ یعنی وہ حج جس میں حاجی حج وعمرہ دونوں کی نیت شروع ہی سے کرلے،

ایسے حاجی کو قارن کہتے ہیں۔ قارن سلام کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَ الْحَجَّ وَیَسِّرْھُمَا لِی وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّی نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِھِمَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی.

مفرد افراد طواف قدوم کرنے کے بعد اور قارن عمرہ کرنے بعد ایام حج تک حالتِ احرام میں رہیں گے اور ان پر احرام کی تمام پابندیاں اختتام حج تک رہیں گی۔

متمتع ❁ شروع سے صرف عمرے کی نیت کرے مکہ مکرمہ میں حج کا احرام باندھے ایسا حاجی متمتع ہے۔ متمتع یوں نیت کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْ ھَالِی وَتَقَبَّلْھَا مِنِّی نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصاً لِلّٰہِ تَعَالٰی.

اس نیت کے بعد تینوں قسم کے حاجی تلبیہ پکاریں:

لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک

تلبیہ تین بار کہہ کر دعا مانگئے، لبیک کی کثرت کیجئے جب شروع کیجئے تین بار کہئے۔

احکامِ جنایت

دم ❁ حالتِ احرام میں ایسے افعال جن کو کرنے سے قربانی لازم آتی ہے سلے ہوئے کپڑے پہننا، بال مونڈنا، خوشبو لگانا، ناخن تراشنا۔ اگر یہ افعال کسی بیماری یا کسی خاص ضرورت کی وجہ سے کرے گا تو کفارہ لازم ہوگا۔ کفارے میں قربانی یا صدقہ یا روزہ ہے۔ اگر قربانی اختیار کرے تو حرم میں ذبح کرے اگر صدقہ اختیار کرے تو تین صاع گندم چھ مسکینوں کو دے، افضل مکہ کے فقیروں کو دینا ہے اگر روزے اختیار کرے تو جہاں چاہے تین

دن کے روزے رکھے متواتر رکھے یا جدا جدا رکھے ہر طرح جائز ہے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۹۱)

مساس اور شہوت سے بوسہ دینے سے قربانی واجب ہوگی اور استمنا بالید سے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قربانی واجب ہوگی۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۹۱)

اگر بے وضو طواف زیارت کیا تو ایک بکری کی قربانی واجب ہوگی۔ افضل یہ ہے کہ جب تک مکہ میں رہے طواف کا اعادہ کرے اور قربانی اس پر واجب نہ ہوگی۔ (عالمگیری، جلد۱، صفحہ۹۳) مگر شرط یہ ہے کہ اعادہ ایام نحر میں کرے تو قربانی واجب نہ ہوگی۔ اور اگر ایام نحر کے بعد اعادہ کیا تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قربانی واجب ہوگی۔ (عالمگیری، جلد۱، صفحہ۹۳) اور اگر طواف زیارت اور طواف زیارت دونوں کو چھوڑ دیا تو اس پر عورت ہمیشہ کے واسطے حرام ہوگی اور اس پر واجب ہے کہ پھر لوٹے اور ان دونوں طوافوں کو کرے اور طواف زیارت (فرض) کی تاخیر کی وجہ سے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قربانی واجب ہوگی۔ (عالمگیری) اگر بے وضو یا جنابت کی حالت میں عمرہ کا طواف کیا پس جب تک مکہ میں ہے طواف کا اعادہ کرے اور اگر بلا اعادہ طواف اپنے اہل وعیال میں آ گیا تو قربانی لازم ہوگی۔ (عالمگیری) جس نے عمرہ کا طواف اور صفا ومروہ کی سعی بے وضو کی تو جب تک مکہ میں ہے دونوں کا اعادہ کرے۔ اعادہ کرنے سے کچھ واجب نہ ہوگا اگر بلا اعادہ اپنے اہل وعیال میں چلا آیا تو قربانی واجب ہوگی۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۹۵) اگر طواف زیارت کی حالت میں اس کا ستر کھلا ہوا تھا تو جب تک مکہ میں ہے اس کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کرے تو قربانی واجب ہوگی۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۹۶)

جو شخص عرفات سے امام کے جانے سے قبل اور غروب آفتاب سے قبل چلا گیا تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔ اگر غروب کے بعد امام سے پہلے گیا تو کچھ واجب نہیں۔ اور اگر غروب سے پہلے عرفات لوٹ آیا تو قربانی ساقط ہوجائے گی اور اگر غروب کے بعد لوٹا

تو ساقط نہ ہوگی۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۹۶)

جو شخص مزدلفہ میں وقوف چھوڑ دے اس پر قربانی واجب ہوگی۔ اور اگر تمام جمروں پر کنکریاں مارنا چھوڑ دے یا صرف ایک جمرہ پر کنکریاں مارے یا یوم کرہی کو جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارے اور باقی دونوں میں رمی نہ کرے تو اس پر ایک قربانی واجب ہے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۹۶) حج کے افعال میں سے جس فعل کو اُس کے موقع سے تاخیر کرے گا تو بکری کی قربانی واجب ہوگی۔ (عالمگیری)

تیرھویں ذی الحجہ کی صبح صادق منٰی میں ہوجائے تو رمی (تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا) ترک کرنے سے دم واجب ہوگا۔

بُدْنَہ بدنہ یعنی پوری گائے یا اونٹ حسبِ طریق مذکورہ ذبح کرکے صدقہ کردینا صرف دو صورتوں میں واجب ہے۔

(۱)......حیض ونفاس یا جنابت کی حالت میں طوافِ زیارت کرنا۔

(۲)......وقوف عرفات کے بعد سر منڈانے یا کترانے سے پہلے اپنی بیوی سے مجامعت کرنا۔

صدقہ سوا دو سیر گندم کسی مسکین کو دینا۔ اس کی تفصیل بڑی طویل ہے جیسے طواف قدوم، طوافِ صدر یا نفلی طواف بے وضو کرے تو ہر غلطی کے لئے ایک صدقہ ہے۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَحَرَمُ رَسُوْلِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ عَلَی النَّارِ۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَائِکَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

ترجمہ: اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول مکرم ﷺ کا حرم ہے پس میرے گوشت، خون اور

ہڈیوں کو آگ پر حرام کردے، اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جس روز تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا اور مجھے اپنے اولیاء اور اہل طاعت میں شامل کردے اور میری طرف توجہ فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

کعبۃ اللہ پر پہلی نظر اس وقت جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے فقیر نے تینوں مرتبہ کی حاضری میں جب پہلے نظر سے کعبۃ اللہ کو دیکھا تو دارین کی عزت مانگی تھی۔ انشاءاللہ ضرور ملے گی۔

عمرہ کرنے کا طریقہ

حرم کعبہ میں باب السلام کی طرف سے داخل ہونا بہتر ہے، طواف شروع کرنے سے پہلے آپ کعبۃ اللہ کے اس کونے میں آئیں جہاں حجرِ اسود نصب ہے، جسے بوسہ دے کر یا چھو کر یا اس کی طرف استلام کا اشارہ کر کے طواف کا ہر چکر شروع کیا جاتا ہے، اس کونے پر پہنچ کر تلبیہ (لبیک اللھم لبیک ......الخ) آخری مرتبہ کہہ کر ختم کر دیں۔ اضطباع کریں یعنی دائیں ہاتھ کی بغل میں سے احرام کا کپڑا نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں۔ حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجر اسود آپ کے دائیں طرف ہو جائے پھر طواف کی نیت کریں۔

طواف کی نیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم : اَللّٰھُمَّ اِنِیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ.

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اللہ میں تیرے مقدس گھر کے طواف کرنے کی نیت کرتا ہوں، پس تو اسے میرے لئے آسان فرما اور میری طرف

سے قبول فرما، ان سات چکروں کو جو محض اللہ کی رضا کے لئے ہیں۔

طواف کی نیت کے بعد ذرا سا دائیں جانب اتنا چلیں کہ حجرِ اسود اب آپ کے بالکل مقابل ہو جائے اگر موقع ملے تو حجرِ اسود کو بوسہ دیں یا ہاتھ سے چھوئیں یا ہاتھ یا چھڑی سے اشارہ کر کے اسے چوم لیں اسے استلام کہتے ہیں۔ اگر ہجوم زیادہ ہو تو دور ہی سے کھڑے ہو کر کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الحمد یہ کہہ کر ہاتھ نیچے کر لیں پھر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے استلام کریں اور ہاتھوں کو چوم لیں اس کے بعد طواف شروع کریں پہلے تین چکروں میں رمل کرنا چاہیے اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایڑیاں اٹھا کر پنجوں کے بل تیزی سے جلدی جلدی قدم اٹھا کر اکڑتا ہوا اور دونوں مونڈھوں کو ہلاتا ہوا چلے اور قدم قریب قریب ڈالے اور اضطباع سب چکروں میں کرے۔

مسئلہ ضروری: رمل اور اضطباع اور رمل صرف مردوں کے لئے ہے اور ایسے طواف میں سنت ہے جس کے بعد صفا ومروہ کی سعی ہو۔ مفرد حاجی کے لئے طواف کے بعد چونکہ صفا ومروہ کی سعی نہیں اس لئے اس کے لئے رمل اور اضطباع نہیں۔ قارن اور متمتع کے لئے سنت ہے۔

مقررہ دعائیں پڑھیں اگر یاد نہ ہوں تو اس دعا کا ورد رکھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اگر یہ کلمات یاد نہ کر سکیں تو پھر سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر کا ورد زبان پر رکھیں۔ اپنے دل میں اپنی زبان سے جو بھی دعا مانگنا چاہتے ہوں وہ مانگتے رہیں۔

رکن یمانی (جنوب مغربی کونے) سے حجر اسود تک چکر پورا کرتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ o

حجرِ اسود تک ایک چکر پورا ہو گیا، اگر ممکن ہو تو حجرِ اسود کو بوسہ دیں وگرنہ ہاتھ کے اشارے سے بوسہ دیں۔ اگر حجرِ اسود پر عطر لگا ہو تو حالتِ احرام میں ہاتھ یا منہ لگا کر بوسہ نہ دیں۔ اسی طرح بقیہ چھ چکر پورے کریں، حجرِ اسود کی قیامت کے دن آنکھیں ہوں گی اپنے چومنے والوں کو قیامت کے دن پہچان کر ان کی شفاعت کرے گا۔ (عامہ کتب تفاسیر زیر آیت وشاھد ومشھود) جب سات چکر پورے کر لیں تو ایک بار پھر استلام کریں یہ استلام سنت مؤکدہ ہے۔ اب آپ کا طواف مکمل ہو گیا۔ حجرِ اسود اور خانہ کعبہ کے درمیان کی جگہ باب ملتزم کہلاتی ہے۔ اس سے چمٹ کر رو رو کے دعا مانگنا سنت انبیاء وصحابہ ہے۔ یہ بڑا اعلیٰ مقام ہے، اگر ہجوم زیادہ ہو اور ملتزم تک رسائی ناممکن ہو تو اپنی نگاہ ملتزم کی طرف کر کے دور کھڑے ہو کر دعا مانگ لیں۔ دعا ختم کر کے مقام ابراہیم جس پر ابراہیم علیہ السلام کے قدم مبارک کا نشان ہے کہ پاس نماز دو رکعت واجب الطّواف ادا کیجئے۔ اگر وقتِ مکروہ ہو تو اس کے گزر جانے کے بعد پڑھیں۔ اگر ہجوم زیادہ تو مسجد الحرام میں کسی جگہ بھی یہ نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ سلام پھیر کر دل کے خشوع سے جو دعائیں جس زبان میں مانگنا چاہتے ہوں مانگئے۔

زمزم ❁ دعا سے فارغ ہونے کے بعد پیٹ بھر کر زمزم پیجئے اور دعا مانگئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ط

حج افراد والے کا کام اب ختم ہو گیا وہ ایام حج تک احرام کی پابندیوں میں رہے گا اب قران اور تمتع والے صفا ومروہ کی سعی کریں گے۔

طواف سے فارغ ہو کر سعی کرنے کے لئے حجرِ اسود کا استلام کریں گے جیسا کہ طواف

میں کیا جاتا ہے یہ استلام سنت ہے۔اب آپ مسجد الحرام میں صفا اور مروہ کی سعی کے لئے صفا کے گنبد اور مینار کی طرف چلیں گے تو صفا کے دروازے سے نکل کر اس پہاڑی پر پہنچ جائیں گے دوسرے دروازوں سے بھی جانا جائز ہے۔ یہاں پہنچ کر کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے سعی کی نیت کریں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِوَجْهِکَ الْکَرِیْمِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ ط پھر کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں اور حق تعالیٰ کی حمد وثنا اور درود شریف پڑھ کر خوب خشوع وخضوع کے ساتھ دعا کریں اور ہر چکر کے شروع میں یہ پڑھیں۔بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اب یہ دعا پڑھتے ہوئے مروہ کی طرف چلیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اگر یہ یاد نہ ہو تو پھر سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر کا ورد جاری رکھیں۔

دو سبز ستون، میلین اخضرین سعی کے راستے میں دو سبز ستون ہیں اس حصّے میں مرد حاجیوں کو ذرا دوڑ کر چلنے کا حکم ہے، صفا سے مروہ تک جانے کو ایک چکر کہتے ہیں اور پھر مروہ سے صفا تک آنے کو دوسرا چکر...... اسی طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ ہر چکر میں صفا اور مروہ پر پہنچ کر کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ دعا کی طرح کندھوں تک اٹھا کر یہ پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ مروہ سے اترتے وقت وہی پڑھیں جو صفا سے اترتے وقت پڑھا تھا۔ساتویں چکر کے بعد مروہ پر آپ کی سعی مکمل ہو جائے گی۔حج تمتع والے حضرات سر منڈالیں یا کترالیں۔عورتیں صرف انگلی کی ایک پور کے برابر یا اس سے کچھ زیارہ ساری چوٹی پکڑ کر یا چوٹی کے دائیں بائیں اور پیچھے تین حصے کر کے ہر حصّے سے انگلی کے ایک پور کے برابر اپنے بال کٹوائیں۔حاجی صاحبان ایک دوسرے کے بال مونڈ یا کتر سکتے ہیں۔(کتاب المناسک لعلاّمہ علی قاری)

تمتع والے احرام کی پابندیوں سے فارغ ہو گئے روزہ مرہ کے کپڑے پہن کر ان کے استعمال کی آزادی ہو گی۔ جب تک ۸ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے منٰی روانگی کے لئے پھر احرام باندھنے کی ضرورت ہو۔

حج قران والے سر نہیں منڈائیں گے نہ کترائیں گے ان کے لئے احرام کی پابندیاں اختتامِ حج تک رہیں گی۔ افراد و قران والے اختتامِ حج تک اسی احرام میں رہیں گے۔ اور احرام کی پابندیوں میں رہیں گے سر منڈانے کی اجازت اور احرام کی پابندیوں سے فراغت حج تمتع والے کے لئے ہے۔

ایّامِ حج

۸ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ کے دن ایّام حج کہلاتے ہیں۔ یہی دن اس سارے سفر کا حاصل ہیں اور انہیں دنوں میں اسلام کا اہم رکن مکمل ہو جاتا ہے۔ ۷ ذی الحجہ کا دن گذار کر رات ہی کو منٰی کے لئے روانگی کی سب تیاری کرلیں۔ حجِ افراد و قران والے تو پہلے ہی حالتِ احرام میں ہوں گے حج تمتع والے جنہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا اب غسل یا وضو کر کے احرام باندھیں۔ غسل میں نیّت احرام کی کریں۔ احرام کی چادریں باندھ کر سر ڈھک کر دو رکعت نفل پڑھیں اس کے بعد جائے نماز پر ہی پہلے اپنا سر کھول لیں پھر دل میں حج کی نیّت کریں اور زبان سے کہہ دینا بھی افضل ہے۔

حج کی نیّت ﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ ط فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ ط وَاَعِنِّیْ عَلَیْهِ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ ط نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰی .

اس کے بعد تین مرتبہ بلند آواز سے تلبیہ (لبیک اللھم لبیک ...... الخ) کہیں اور درود شریف پڑھیں۔

قِران وافراد والے پر تو پہلے ہی پابندیاں تھیں اب حج تمتع والے پر بھی احرام کی تمام پابندیاں لازم ہوں گی۔ اگر یہ احرام حرم شریف میں جا کر باندھیں تو افضل ہے۔ اب ایک طواف نفل ادا کریں۔

مسئلہ ضروری:...... اس طوافِ نفل کے بعد اگر آپ نے صفا ومروہ کی سعی کرلیں تو پھر ۱۰ ذی الحجہ کو طواف زیارت (فرض) کے بعد آپ کو یہ سعی نہ کرنا ہوگی۔ یہ سعی واجب ہے، اگر آپ نے اس طواف نفل کے بعد سعی کرنا ہے تو اس طواف میں رمل (اکڑ کر چلنا اختیار کریں) اور اضطباع (دایاں کندھا خالی کر کے بغل سے احرام کی چادر نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا) بھی کرنا ہوگا اگر سعی کا ارادہ نہ ہو تو رمل نہ کریں۔ پھر طواف زیارت کے بعد اگر آپ نے سعی کرنا ہے تو پھر طواف زیارت میں رمل کریں گے۔ اگر ۸ ذی الحجہ کو آپ نے سعی کرلی ہے تو پھر طواف زیارت کے بعد نہیں۔ رمل اس طواف میں ہوتا ہے جس کے بعد صفا ومروہ کی سعی ہو، اور اضطباع بھی اسی طواف میں ہوتا ہے جس کے بعد سعی ہو طواف زیارت چونکہ بغیر احرام کے ہوتا ہے اس لئے اس طواف میں اضطباع نہ ہوگا اگرچہ بعد میں سعی کرنی ہو۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۶۰) ۸ ذی الحجہ کے اس طواف کا نام طواف تحیۃ ہے۔

مسئلہ ضروری:...... جس طواف (طوافِ تحیۃ یا طواف زیارت) کے بعد سعی کرے تو اُس میں طواف کی نماز کے بعد حجرِ اسود کے بوسہ دینے کا اعادہ کرے اور جس طواف کے بعد سعی نہیں ہے اس میں حجرِ اسود کے بوسہ کا اعادہ نہ کرے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۶۱)

مسئلہ:...... رکن یمانی (جنوب مغربی کونے) کو بھی بوسہ دینا بہتر ہے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۶۰)

مسئلہ:...... حج کے جو ارکان وافعال مسجد سے باہر ادا ہوتے ہیں ان میں وضو شرط نہیں اور جو مسجد میں ادا ہوتے ہیں مثلاً طوافِ کعبہ وغیرہ تو ان میں وضو شرط ہے۔

(عالمگیری، جلد۲، صفحہ۶۲)

مسئلہ:...... حج افراد والے طواف قدوم کریں تو افضل یہ ہے کہ اس کے بعد سعی نہ کریں وہ طوافِ زیارت کے بعد سعی کریں۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۶۲)

مسئلہ:...... امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک اگر آٹھویں تاریخ یا اس سے پہلے (متمتع) حج کا احرام باندھے تو افضل یہ ہے کہ منٰی میں آنے سے پہلے طواف اور سعی کرے لیکن اگر آٹھویں کے زوال کے بعد احرام باندھا تو یہ حکم نہیں۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۶۲)

مسئلہ:...... حالت طواف وسعی میں نماز جنازہ یا فرض عین شروع ہو جائے تو نماز میں شامل ہو جائے بقیہ طواف وسعی نماز کے بعد مکمل کرے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۶۲)

مسئلہ:...... بعض لوگ مقیم ہونے کے باوجود محض دیکھا دیکھی سے منٰی عرفات میں نماز قصر پڑھتے ہیں یہ ان کی سخت غلطی ہے اگر مکہ مکرمہ میں ان کا قیام پندرہ ۱۵ دن سے کم تھا پھر تو قصر صحیح ہے ورنہ منٰی عرفات مزدلفہ میں پوری نماز پڑھیں۔ امام اگر مقیم ہونے کے باوجود قصر پڑھائے تو

ایسے امام سے گذر ایسی نماز سے گذر

مسئلہ:...... آٹھویں ذی الحجہ کے سورج نکلنے سے پہلے منٰی کو جانا جائز ہے، بعد کو جانا اولیٰ ہے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۶۳)

مسئلہ:...... آٹھویں ذی الحجہ کو اگر جمعہ ہو تو زوال سے پہلے منٰی کو جانا جائز ہے زوال کے بعد جمعہ واجب ہو گیا بس جمعہ پڑھ کر جائے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۶۳)

مسئلہ:...... اگر آٹھویں تاریخ ظہر یا جمعہ کی نماز مکہ میں پڑھی پھر وہاں سے منٰی آیا رات منٰی میں گذری تو کچھ مضائقہ نہیں۔ نویں کی رات مکہ میں رہا اور عرفہ کے روز نماز فجر مکہ میں پڑھ کر منٰی سے ہوتا ہوا عرفات پہنچا اگرچہ جائز ہے لیکن بہت بُرا کیا کیونکہ اس طرح حضور ﷺ کی پیروی چھوٹتی ہے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۶۳)

مسئلہ:...... منیٰ میں آٹھویں ذی الحجہ کی نماز ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نویں ذی الحجہ کی نماز فجر ادا کرنا سنت ہے۔

۸ ذی الحجہ کو تلبیہ بکثرت پڑھیں۔ ساتھ ساتھ استغفار اور گناہوں کی معافی مانگیں اور درود شریف کی کثرت رکھیں۔

منیٰ کی دعا

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُهٗ. سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ. سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ. سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ. سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاؤُهٗ. سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ اِلَّا اِلَیْهِ ط

یہ دن اور رات عبادت ذکر اذکار توبہ استغفار میں گذاریں حضور ﷺ کی ذات مستودہ صفات پر بکثرت درود شریف پڑھیں۔

(۹ ذی الحجہ) حج کا دوسرا اور اصل دن

فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرنے کے بعد سورج نکل کر دھوپ کوہ ثبیر پر پھیل جائے تو عرفات جانا بہتر ہے کیونکہ اس وقت جانا حضور ﷺ کی سنت ہے۔ آج مغفرت کا دن ہے آج یوم عرفہ ہے حج کا رکن اعظم۔

مسئلہ ضروری:...... ۹ ذی الحجہ کی دوپہر سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک کچھ دیر کا قیام حج کا رکن اعظم ہے جس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

مسئلہ:...... ہمارے اصحاب حنیفہ کے نزدیک وہاں کے واسطے کوئی دعا مقرر نہیں ہے جو

چاہے دعا مانگے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۶۶)

مسئلہ:......اگر آٹھویں کو وقوف کیا اور یہ غلط فہمی سے ہوا جیسا کہ آج کل سعودی حکومت کرتی ہے استحسان یہ ہے کہ جائز ہے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۶۶)

(جمع بین الصلاتین، ظہر وعصر اکھٹے پڑھنے کی شرائط)

عرفات میں ظہر وعصر اکھٹے پڑھنے کی چند شرائط ہیں یہ ہر شخص کے لئے مطلقاً اکھٹے پڑھنا جائز نہیں۔

شرط اوّل:......نویں ذی الحجہ ہو۔

شرط دوم:......مکان عرفات ہو۔

شرط سوم:......نمازی کا احرام برائے حج ہو۔

شرط چہارم:......نماز باجماعت ہو۔ پس جس حاجی نے تنہا اپنے سامان کے پاس ظہر پڑھ لی تو امام اعظم ابوحنیفہ ﷺ کے نزدیک عصر کی نماز عصر کے وقت ادا کرے گا۔

(عالمگیری، جلد۲، صفحہ۶۴)

شرط پنجم:......امام صاحبِ حکومت جیسے قاضی یا صاحبِ شرط ہو حکومت کا بڑا سردار یا اس کا نائب ہو۔ اگر امام ایسا نہیں ہے ہر ایک نماز کو اپنے وقت پر ادا کریں۔

(عالمگیری، جلد۲، صفحہ۶۵)

مسئلہ ضروری:......حجاج کرام اپنے معلمین کے خیموں میں اپنے معلّم کے پیچھے یا کسی اور امام کے پیچھے نمازیں ادا کرتے ہیں وہ اپنی نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا کریں۔ یعنی ظہر ظہر کے وقت اور عصر عصر کے وقت ادا کریں۔

مسئلہ ضروری:......تبلیغی رائے ونڈی جماعت کے مبلّغ اعظم زکریا کا مدار کی مشاورت

سے چھپنے والی کتاب ''لبیک اللھم لبیک '' کے صفحہ ۱۳۶ میں ہے مسجد نمرہ میں جو امام نماز پڑھاتا ہے وہ مقیم ہونے کے باوجود قصر کرتا ہے اور احناف کے نزدیک اس کی اقتداء جائز نہیں اس لئے حنفی حضرات کو ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت ادا کرنی چاہیے۔ عرفات کے میدان میں حضورا نے اپنی امت کو نہیں بھلایا۔ اور رورو کے مغرب کے وقت تک امت کے لئے دعائیں مانگیں اس لئے اس محبوب پر بے انتہا درود بھیجیں اور ۱۰۰ مرتبہ کلمہ چہارم ضرور پڑھیں۔ اپنے والدین کے لئے دعا مانگیں، جس کے والدین فوت ہوگئے ہوں ان کی مغفرت کے لئے دعا مانگیں۔ امت کے لئے، صحابہ کرام کے لئے اہلبیتِ رسول ﷺ کے لئے۔ ملک کے لئے بھی دعائیں مانگیں ان دعاؤں کو مانگتے ہوئے نہایت عجز وانکساری سے کام لیں۔ بالکل ایسے ادب سے کھڑے رہیں جیسے آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کے دربار میں کھڑے ہیں۔ ہاں یہ اللہ جَلَّ مجدہ الکریم کا دربار ہی تو ہے اور آپ اس کے دربارِ رحمت میں کھڑے ہیں خوب گریہ زاری کریں روئیں اور دل کھول کر روئیں۔ یہ قیمتی وقت اپنی ذات کو اللہ سے قریب لانے کا ہے۔ یہی توبہ کا وقت ہے یہی استغفار کی ساعت ہے۔ ہر چہرے پر وقوفِ عرفات مکمل ہونے پر خوشی کا اجالا اور آنکھوں میں پاکیزگی کا نور پھیل جاتا ہے۔ اب میدانِ عرفات سے کوچ کا حکم ہے۔ مغرب کا وقت ہوگیا ہے، آج زندگی میں پہلی بار مغرب کی نماز اس کے وقت پر ادا نہ کرنے کا حکم ہے۔ اب وہ شہر جو میدانِ عرفات میں آباد تھا مزدلفہ کی جانب روانہ ہوگا۔

مسئلہ:...... عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۶۵ میں بحوالہ محیط سرخسی ہے، عرفات میں جس نے

دونوں نمازیں ظہر، عصر جمع نہیں کیں اس کا وقوف جائز ہے اور اس پر کچھ لازم نہیں آتا۔

عرفات سے مزدلفہ کو روانگی

جب آفتاب غروب ہو جائے تو مزدلفہ روانہ ہو جائیں۔ اس میدان کے آخری حد پر ایک پہاڑ ہے جسے مشعر حرام کہتے ہیں راستہ میں تسبیح ذکر اور تلبیہ (لبیک) کہنے میں مصروف رہیں۔ مزدلفہ میں پہنچ کر مشعر حرام کے آس پاس ٹھہرنے کی کوشش کریں کیونکہ حضور پاک صاحبِ لولاک ﷺ نے شہرِ حرام کے پاس قیام فرمایا تھا اور نہ اس تین میل کے میدان میں جہاں بھی جگہ مل جائے بہتر ہے۔

مسئلہ ضروری:...... عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے راستے میں مغرب کی نماز نہ پڑھیں اگر چہ وقت مغرب کا ہو چکا ہے اصل مقصود خدا اور رسول ﷺ کی رضا ہے مزدلفہ پہنچ کر مغرب وعشاء اکٹھی ادا کریں۔ اس جمع بین الصلاتین میں جماعت شرط نہیں برخلاف ظہر وعصر کے کہ وہاں جماعت شرط ہے اور امام صاحبِ حکومت ہو۔

امام صاحب حکومت نہ ہو تو با جماعت ظہر وعصر اپنے اپنے وقت پر ادا کریں۔

مسئلہ:...... اگر مغرب کی نماز سورج کے چھپنے کے بعد اور مزدلفہ میں آنے سے پہلے پڑھ لی تو مزدلفہ میں آکر اس کا اعادہ کرے اور اسی طرح مزدلفہ جاتے ہوئے راستہ میں عشاء کا وقت ہو گیا اور عشاء کی نماز راستہ میں پڑھ لی تو مزدلفہ میں پہنچ کر اس کا بھی اعادہ کرے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ٦٧)

مسئلہ:...... اور اگر ان دونوں نمازوں (مغرب، عشاء) کے اعادہ کرنے سے پہلے فجر کا وقت ہو گیا اور فجر کی نماز پڑھ لی تو وہ دونوں نمازیں جائز ہو گئیں اعادہ کی ضرورت نہیں۔

(عالمگیری، ج۲، صفحہ ٦٧)

مسئلہ:...... اور اگر مزدلفہ میں پہنچنے سے پہلے فجر کے طلوع ہونے کا خوف تھا اس لئے مغرب اور عشاء کی نماز راستہ میں پڑھ لی تو جائز ہے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۶۷)

مسئلہ:...... اگر مزدلفہ میں پہنچ کر عشاء کی نماز مغرب سے پہلے پڑھ لی تو مغرب کی نماز پڑھے پھر عشاء کا اعادہ کرے اور اگر عشاء کی نماز کا اعادہ نہیں کیا تھا کہ طلوع فجر (مطلع الفجر) ہو گیا تو عشاء کی نماز جائز ہو گئی۔ (عالمگیری، ج ۲، صفحہ ۶۷)

مسئلہ:...... امام ایک ہی آذان واقامت سے نماز مغرب وعشاء پڑھا دے درمیان میں مغرب کی سنتیں اور نفل نہ پڑھیں۔ اگر پڑھ لئے یا اور کسی کام میں مشغول ہوا تو اقامت کا اعادہ کریں۔ (عالمگیری، ج ۲، صفحہ ۶۸)

مسئلہ:...... مزدلفہ میں نمازوں کے جمع کرنے میں خطبہ اور سلطان اور جماعت شرط نہیں برخلاف عرفات کی نمازوں کے جمع کرنے کے کہ وہاں امام خطبہ حج دے گا۔ امام سلطان یا اس کا نائب ہوگا اور جماعت شرط ہے۔ (عالمگیری، ج ۲، صفحہ ۶۷)

مسئلہ:...... یہ رات حجاج کرام کے لئے لیلۃ القدر سے افضل رات ہے اس تمام رات میں نماز اور تلاوتِ قرآن اور ذکر اور دعا اور عاجزی کے ساتھ جاگتا رہے۔

مسئلہ:...... اگر مزدلفہ میں رات کو نہ رہا اور طلوعِ فجر کے بعد وہاں سے گذرتا ہوا چلا گیا تو اس پر کچھ واجب نہ ہوگا لیکن ترکِ سنت کا گناہ ہوگا۔

مسئلہ:...... مزدلفہ میں جب طلوع فجر ہو جائے تو امام نماز فجر اندھیرے میں پڑھا دے پھر کچھ دیر وقوف کرے اور لوگ اس کے ساتھ وقوف کریں اگر بڑی جماعت نہ مل سکے تو اپنی اپنی جماعت کرا کے یا الگ الگ نماز پڑھ کے جہاں چاہیں مزدلفہ ہی میں وقوف کریں الحمد، ثناء لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، لبیک اور درود شریف بکثرت پڑھیں اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف کو اٹھا کر اللہ سے اپنی حاجتوں کی دعا کرے۔

مسئلہ ضروری:...... مزدلفہ میں وقوف کا وقت فجر کے طلوع ہونے سے خوب روشنی ہو جانے تک ہے اور جب سورج نکل آیا تو اس کا وقت نکل گیا اگر طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ میں وقوف کیا یا گذرتا ہوا نکل گیا تو جائز ہے جیسا کہ عرفہ کے وقوف کا حکم تھا اور اگر اس وقت (مطلعِ فجر) سے پہلے یا بعد (یعنی طلوع آفتاب کے بعد) وقوف کیا تو جائز نہیں اور اگر فجر کے طلوع ہونے سے پہلے مزدلفہ کی حد سے نکل گیا تو وقوف مزدلفہ (واجب) چھوڑنے کی وجہ سے اس پر قربانی لازم ہوگی۔ (عالمگیری، ج ۲، صفحہ ۶۸)

مسئلہ:...... اگر ضعف یا بیماری کی وجہ سے چلا گیا تو کوئی حرج نہیں۔ بلا عذر جائز نہیں۔ (عالمگیری، ج ۲، صفحہ ۶۸)

مسئلہ:...... جب روشنی خوب پھیل جائے سورج نکلنے میں صرف اتنی دیر ہو کہ دو رکعت پڑھ سکے اس وقت مزدلفہ سے منیٰ کو چلے۔ (عالمگیری، ج ۲، صفحہ ۶۸)

ضروری ہدایت:...... معلّم کے آدمی طلوع فجر سے پہلے مزدلفہ میں نماز پڑھنے کے لئے تاکید کرتے ہیں خبرداران کے کہنے پر نماز فجر سے نہ پڑھیں۔ جب حکومت کی طرف سے گولہ چھوٹے پھر نماز فجر پڑھیں۔ نماز کے بعد تھوڑی دیر مزدلفہ میں ٹھہرنا واجب ہے وقت پر نماز ادا کرنے سے یہ واجب پورا ہو جاتا ہے اور طلوع آفتاب سے ذرا پہلے تک مزدلفہ میں رہنا سنت ہے۔

مزدلفہ ہی سے ایک تھیلی یا لفافے میں ۴۹ یا ۷۰ کنکریاں دھو کر رکھ لیں احتیاطاً زیادہ رکھ لیں تو کوئی حرج نہیں۔ پاک صاف نہ بہت چھوٹی اور نہ زیادہ بڑی تقریباً تین چنے کی کم وبیش جسامت کی یا کھجور کی گٹھلی کے برابر ہوں۔ لیکن اس سے بڑی نہ ہوں۔

ضروری تاکید:...... مزدلفہ سے روانگی کے وقت وادی مُحَسِّر سے نہ گزریں۔ اگر اس وادی سے اتفاقاً گذرنا ہی پڑے تو دوڑ کر گزریں۔ یہ وادی مُحَسِّر مزدلفہ سے خارج ہے اس

وادی میں اصحابِ فیل پر عذاب نازل ہوا تھا اس کو آج کل وادی النار بھی کہتے ہیں۔ سعودی حکومت نے اس کے چاروں طرف خاردار تار لگا دیئے ہیں اور پیدل چلنے والے حاجیوں کو روکنے کے لئے ایک سنتری بھی کھڑا رہتا ہے۔

(۱۰ ذی الحجہ) حج کا تیسرا دن

مسئلہ:...... حج کے مشاغل کی وجہ سے نماز عید الاضحیٰ حاجیوں کو معاف ہے۔

پہلا واجب:...... وقوف مزدلفہ وہ آپ نے مزدلفہ میں کرلیا، اگر کسی نے فجر کی نماز ہی میں وقوف کی نیت کرلی یا راستہ چلتے چلتے ہی وقوف کی نیت کرلی اور تسبیح وتہلیل وتکبیر وتلبیہ کہہ لیا تب بھی یہ واجب ادا ہو جائے گا اور ان میں سے کچھ بھی نہ کیا تاہم ذرا سی دیر وہ اس وقت مزدلفہ میں رہا تو اس کا وقوف ہو جائے گا۔

دوسرا واجب:...... جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی آج صرف جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں مارنی ہیں۔ کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ (لبیک) پڑھنا بند ہو جاتا ہے۔ جمرۂ عقبہ سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھتے جایئے اور سات کنکریاں ماریئے۔

مسئلہ:...... کنکریاں مارنے کا آج مسنون وقت طلوع آفتاب سے زوالِ آفتاب تک ہے اور زوال سے غروبِ آفتاب تک جائز ہے۔ غروب کے بعد جائز مع الکراہت ہے۔ مگر ضعیف، بیمار اور عورتوں کے لئے غروب کے بعد بھی مکروہ نہیں۔ عورتیں اور کمزور یا بیمار رات کے کسی بھی حصہ میں مطلع الفجر (صبح صادق) ہونے سے پہلے کنکریاں مار سکتے ہیں۔

مسئلہ ضروری:...... رمی کے لئے خود جانا ضروری ہے بلا عذر شرعی کسی دوسرے سے رمی کرائی تو وہ ادا نہیں ہوگی واجب ذمہ میں باقی رہے گا جس کا دم دینا پڑے گا۔

مسئلہ:...... کنکریاں مارنے کے بعد جمرۂ عقبہ پر وقوف نہ کرے۔ وہاں سے فوراً چلا آئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ:...... بیمار کسی اور کو کنکریاں مارنے کا حکم کرے تو جائز ہے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۷۷)

مسئلہ:...... بہت بوڑھا بھی بیمار کے حکم میں ہے۔ دل کا مریض بھی اسی حکم میں ہے۔

تیسرا واجب:...... قربانی، یہ صرف حج قران وتمتع والے کے لئے واجب ہے، حج افراد والے اگر قربانی کریں تو افضل ہے ان پر واجب نہیں وہ کنکریاں مارنے کے بعد سر منڈوا یا بال کٹوا سکتے ہیں۔ مگر حج قران وتمتع والے قربانی کے بعد بال کٹوائیں یا منڈوائیں۔

چوتھا واجب حلق یا قصر:...... حج افراد والے جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد اور حج تمتع وقران والے قربانی کرنے کے بعد پورے سر کے بال منڈوائیں تو افضل ہے اگر کترائیں تو اپنے سر سے بقدر چوتھائی سر کے یعنی بمقدار ایک انگلی کی مقدار سے بال کترائیں اور ایک انگلی کی مقدار سے کچھ زیادتی بہتر ہے۔ سر منڈانا قربانی کے بعد ہے اگر آپ پہلے دن قربانی نہیں کر سکے تو پھر ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ تک قربانی کریں مگر افضل ۱۰ ذی الحجہ ہے۔ اور سر قربانی کے بعد منڈوائیں، گنجے حضرات سر پر خالی استرا پھرائیں۔ اصح یہ ہے کہ یہ استرا پھروانا واجب ہے۔ (عالمگیری، صفحہ ۷۰) سر منڈانے میں دائیں جانب سے پہلے منڈوانا یا کترانا مسنون ہے۔ حجاج کرام ایک دوسرے کے سروں کو مونڈ یا کتر سکتے ہیں۔ (کتاب مناسک لعلامہ علی قاری)

(۱۰ ذی الحجہ کا پانچواں اور سب سے اہم کام)

طوافِ زیارت:...... ۱۰ ذی الحجہ کو قربانی سے فارغ ہو کر سر منڈائیں یا قصر کریں، نہائیں دھوئیں احرام کی پابندیاں ختم کر دیں جب کہ دوسری تمام پابندیاں تو ختم ہو جاتی

ہیں مگر بیوی کے پاس جانا اس وقت تک جائز نہیں ہوتا جب تک حاجی طواف زیارت نہ کرے۔ طوافِ زیارت اپنے روزمرہ کے کپڑوں میں کیا جاتا ہے۔ طوافِ زیارت کا افضل وقت دسویں ذی الحجہ ہے۔ مکہ مکرمہ جا کر طوافِ زیارت کر کے ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھ کر اسی دن پھر منیٰ میں واپس آجائے۔ بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ ظہر کی نماز واپس منیٰ جا کر پڑھے جیسا کہ صحیح مسلم میں مروی ہے مگر صحاح ستہ میں حضورا سے منقول ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز مکہ میں پڑھی تھی صاحب فتح القدیر نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

(علم الفقہ، جلد۵، صفحہ ۵۶۰)

طوافِ زیارت اگر بارہویں تاریخ تک آفتاب غروب ہونے سے پہلے پہلے کرلیا جائے تو جائز ہے اور اگر بارہویں تاریخ گزر گئی اور طواف زیارت نہیں کیا تو تاخیر کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی اور طواف بھی لازماً کرنا ہوگا۔ یہ طواف کسی حال میں ساقط نہیں ہوتا اور نہ اس کا کوئی بدل دے کر ادا ہوسکتا ہے بلکہ آخر عمر تک اس کی ادائیگی فرض رہتی ہے اور جب تک اس کو ادا نہیں کیا جائے گا بیوی سے متعلق پابندیاں برقرار رہیں گی۔

طوافِ زیارت کے بعد صفا و مروہ کی سعی

اگر آپ ۸ ذی الحجہ کو نفل طواف کے بعد حج کی سعی کر کے منیٰ گئے ہیں تو اب سعی نہیں اگر سعی کر کے نہیں گئے تو اب طواف زیارت کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہوگی۔

منیٰ واپسی:...... طواف زیارت و سعی کرنے کے بعد آپ منیٰ واپس آئیں گے کیونکہ دوسرے دن ۱۱ ذی الحجہ کو تینوں جمروں پر رمی کرنی ہے اور رمی کے لئے ایک شب منیٰ میں

شب باشی کرنی مسنون ہے۔(علم الفقہ ،جلد ۵،صفحہ ۵٦۰)

(۱۱ ذی الحجہ) حج کا چوتھا دن

اگر آپ ۱۰ ذی الحجہ کو قربانی یا طواف زیارت نہیں کر سکے تھے تو آج پہلے یہی کام کرلیں۔ ۸ ذی الحجہ کو آپ سعی نہ کر سکے تھے تو آج طوافِ زیارت کے بعد سعی بھی کریں۔ آج کے دن تینوں جمروں کی رمی کرنا ہے زوال کے بعد نماز ظہر مسجد خیف میں باجماعت یا اپنی قیام گاہ پر ادا کریں۔ ۱۱ ذی الحجہ اور ۱۲ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک مسنون ہے اور غروب کے بعد سے صبح صادق تک جائز مع الکراحت ہے۔ زوال سے پہلے جائز نہیں ہے۔

مسئلہ:...... سات کنکریاں سات دفعہ کر کے ماری جائیں اگر کوئی شخص ایک ہی مرتبہ سات کنکریاں مارے تو یہ ایک ہی رمی سمجھی جائے گی، چھ کنکریاں اور مارنی ہوگی۔

۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کے کام (زوال کے بعد)

۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو پہلے جمرۂ اولیٰ پر سات کنکریاں ماریں پھر جمرۂ وسطیٰ پھر اور پھر جمرۂ عقبیٰ پر سات کنکریاں ماریں۔ اگر بارہویں ذی الحجہ کو منیٰ سے کوچ نہ کیا اور سورج غروب ہوگیا تو بہتر ہے کہ تیرہویں کو رمی جمرات کر کے جائیں اور اگر منیٰ میں آپ کو تیرہویں کی صبح صادق ہوگئی تو اس دن کی رمی بھی واجب ہوگئی اب رمی کئے بغیر منیٰ سے مکہ مکرمہ جانا جائز نہیں اگر رمی کئے بغیر چلے گئے تو دم دینا پڑے گا۔

مسئلہ:...... اصل میں تیرہویں کی رمی واجب نہیں بلکہ افضل ہے لیکن اگر تیرہویں کی صبح منیٰ میں ہو جائے تو اس دن کی رمی بھی واجب ہو جاتی ہے۔

مسئلہ:...... تیرہویں تاریخ کو کنکریاں مارنے کا وقت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک

مطلع الفجر سے غروب آفتاب تک ہے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ۲۷)

طواف وداع

یہ حج کا آخری واجب ہے آپ کا حج افراد ہے یا قران یا تمتع بہرصورت آپ پر طواف وداع واجب ہے۔ اگر طواف وداع کے بعد کسی ضرورت سے مکہ میں ٹھہر گئے تو طواف وداع دوبارہ کرنا واجب نہیں البتہ مستحب ہے۔ طواف وداع کا وقت طواف زیارت کے بعد شروع ہوجاتا ہے اور اختتام کا کوئی وقت مقرر نہیں جب تک مکہ میں مقیم ہیں یہ طواف کرسکتے ہیں۔ طواف وداع میں رمل نہ کریں (کیونکہ رمل اس طواف میں ہوتا ہے جس کے بعد صفاومروہ کی سعی ہو) اور طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں۔ خوب سیر ہوکر زمزم پیئیں اپنے جسم اور سینہ پر لگائیں، ہوسکے تو اس کے بعد خانہ کعبہ کی چوکھٹ کو بوسہ دیں اور ملتزم پر منہ رکھ کر خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر روتے ہوئے نہایت عاجزی سے دعا مانگیں۔ حجرِ اسود کو آخری بوسہ دے کر اللہ اکبر کہہ کے خانہ کعبہ کی جدائی پر اظہار تاسف کریں۔ اس آخری طواف کے موقعہ پر جو کچھ چاہیں خدا سے مانگیں۔ دل کھول کر اپنے لئے دعائیں مانگیں۔ مغفرت، تندرستی، سلامتی ایمان، کاروبار میں برکت، خاتمہ بالخیر غرض جو بھی مرادیں ہوں اپنے لئے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے سب مانگیں۔

مسئلہ ضروری:...... طواف وداع کرنے کے بعد پچھلے پیروں واپس آئے یعنی کعبہ شریف کی طرف پشت نہ کرے۔

(علم الفقہ، جلد۵، صفحہ۵۵۰۔ از عبدالشکور لکھنوی دیوبندی، استاذ ملاں تونسوی دیوبندی)

زیارتِ رسول ﷺ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یوں نہ کہے کہ میں نے قبر نبی کی زیارت کی بلکہ

کہے میں نے خود نبی ﷺ کی زیارت کی کیونکہ ارشادِ مصطفےٰ ﷺ ہے جو شخص بعد وفات میری زیارت کرے گویا اُس نے میری زندگی میں میری زیارت کی (علم الفقہ، جلد ۵، صفحہ ۶۰۴، از عبدالشکور دیوبندی) ارشادِ رسول ہے: جو شخص بعد وفات میری زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (علم الفقہ، جلد ۵، صفحہ ۶۰۴)

ارشادِ مصطفےٰ ﷺ ہے جو شخص محض میری زیارت کو آئے وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص مکہ مدینہ (حرمین) میں سے کسی مقام میں مرجائے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بے خوف لوگوں میں اٹھائے گا۔ (علم الفقہ، جلد ۵، صفحہ ۶۰۴)

ارشادِ حضور ﷺ ہے میری امت میں جس کسی کو مقدور ہو پھر وہ میری زیارت نہ کرے تو اس کا کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔ (علم الفقہ، جلد ۵، صفحہ ۶۰۵)

احادیث کے علاوہ قرآن مجید میں بھی زیارتِ رسول ﷺ کا حکم ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمہ: اور اگر وہ لوگ جب کہ اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے (اے محبوب) تمہارے پاس حاضر ہوتے پھر وہ اللہ سے استغفار کرتے اور رسول (یعنی آپ بھی) ان کے لئے شفاعت فرماتے تو بے شک وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پاتے۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کے پاس جانا اور ان سے طلب شفاعت کرنا باعث مغفرت ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی حیات میں تمام اہلِ اسلام کا اتفاق ہے سب مسلمان اس امر کے قائل ہیں کہ انبیاء علیہم السلام بعد وفات کے زندہ ہوجاتے ہیں اور وہ زندگی اس دنیاوی زندگی سے بدرجہا فائق اور کامل ہوتی ہے۔ احادیث صحیحہ بھی

اس مضمون پر دلالت کرتی ہیں ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون ۔ انبیاء اپنے مزارات میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔ لہٰذا آیت کریمہ کا حکم تا قیامت ہے۔

(علم الفقہ ،جلد۵،صفحہ ۶۰۶ ،از :عبد الشکور دیوبندی۔ رحمت کائنات صفحہ ۲۹۰ ،۲۹۱ ،از: زاھد الحسینی دیوبندی، مقام حیات صفحہ۱۸۴ ،از: خالد محمود دیوبندی)

علمائے محققین اس زیارت کے وجوب کے قائل ہیں حضور ﷺ کے وصال کے بعد اعرابی درِ رسول پر آیا اور آیت کریمہ ولو انھم پڑھ کر طلبِ شفاعت کی۔ سرکار نے خواب میں بشارت دی اللہ نے اسے بخش دیا۔

(تفسیر ابن کثیر، جلد۲، صفحہ ۵۰۱ ۔ رحمت کائنات صفحہ ۲۹۱، از: زاھد الحسینی دیوبندی، علم الفقہ ،جلد۵، صفحہ ۶۰۶ ،از: عبد الشکور دیوبندی۔ مقام حیات صفحہ ۱۸۵ ،از: خالد محمود سیالکوٹی دیوبندی۔ تفسیر مدارک ،جلد ۱، صفحہ ۳۹۹ ، کتاب المغنی ، جلد ۳، صفحہ ۵۸۹ ،شرح کبیرہ ، جلد ۳ ، صفحہ ۴۹۴)

ابو صالح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیّد دو عالم ﷺ کے سفرِ آخرت کے تین دن بعد ایک دیہاتی مسلمان آیا اور سیّد دو عالم ﷺ کے مزار مبارک کے ساتھ چمٹ کر اپنے سر پر اس مٹی کو ڈالتے ہوئے کہنے لگا ، یا رسو اللہ! آپ نے ہم کو اللہ تعالیٰ کا کلام سنایا اور ہم نے سنا آپ نے یاد کرایا اور ہم نے اس کو یاد رکھا ، اسی کلامِ الٰہی میں یہ بھی ہے کہ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا ...... الخ ساری آیت اس نے پڑھ کر کہا کہ میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ، یعنی گناہ سرزد ہو گیا آپ کے در پر حاضر ہو گیا ہوں ، آپ مجھے اللہ سے بخشوا دیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اس کو مزار مقدس کے اندر سے ندائی آئی کہ تیری مغفرت ہو گئی۔

(تفسیر قرطبی، سورۃ النساء، جلد ۱، صفحہ ۲۶۵ بحوالہ رحمت کائنات، صفحہ ۲۹۱ زاھد الحسینی دیوبندی)

سیدنا عبداللہ ابن عمر کا تعامل:......ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کبھی سفر پر روانہ ہوتے تو مسجد نبوی میں آتے نماز پڑھتے اور پھر روضہ انور پر حاضر ہوتے اور السلام علیک یا رسول اللہ یا ابا بکر السلام علیک اے ابا جان پڑھتے اور جب سفر سے واپس ہوتے تو اپنے گھر جانے سے پہلے پھر اسی طرح صلاۃ وسلام عرض ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، جلد۴، صفحہ ۱۳۸ اخرجہ عبدالرزاق بسند صحیح۔ وفاء الوفا للسمھودی، جلد۲، صفحہ ۴۱۰۔ جذب القلوب صفحہ ۲۰۰ بحوالہ مقام حیات صفحہ ۱۹۲۔ مؤطا امام محمد صفحہ ۳۹۶۔ منتھی المقال صفحہ ۷۳ للمفتی صدرالدین بحوالہ مقام حیات صفحہ ۱۹۳ ہے)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا وہ روضہ انور پر سلام عرض کرتے تھے میں نے ایک ایک دن میں انہیں سو سو دفعہ بلکہ اس سے بھی زائد بار مزار مقدس پر آتے اور السلام علیک یا رسول اللہ پڑھتے دیکھا۔

تعاملِ پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام:......حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمانے کے بعد روضۂ اطہر پر حاضری دیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور میری قبر پر بھی آئیں گے اور سلام کہیں گے اور میں بھی اس کا جواب دوں گا۔ (درمنثور صفحہ ۲۲۵، جلد۲ بحوالہ: مقام حیات صفحہ ۱۹۳)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ:......رحمت کائنات صفحہ ۱۹۵ دیوبندی میں ہے۔ ایک دن مروان آیا اور اس نے ایک شخص کو مزارِ رسول ﷺ پر منہ رکھے ہوئے دیکھا۔ مروان نے اسے گردن سے پکڑ کر ہٹایا اور کہا جانتا ہے کہ تو کیا کر رہا ہے؟ اُس نے کہا ہاں......وہ اس کی طرف متوجہ ہوا، کیا دیکھتا ہے کہ وہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

آپ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہوں پتھروں کے پاس نہیں آیا۔

(مستدرک حاکم قال صحیح الاسناد، جلد۴، صفحہ ۵۱۷ واقر علیہ الذھبی فقال صحیح۔ رواہ احمد بسند حسن، والطبرانی فی الکبیر، وفاالوفا جلد۴، صفحہ ۴۴۳)

حضرت بلال ﷺ :...... ابن عساکر نے روایت کی۔ بلال ﷺ نے خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا سرکار ﷺ فرماتے ہیں ہماری زیارت کو کیوں نہیں آتے۔ حضرت بلال ﷺ مدینہ منورہ درِاقدس پر حاضر ہوئے۔ آثار السنن میں ہے حضرت بلال ﷺ اپنے رخسار سرکار ﷺ کے مزار اقدس پر رگڑتے تھے اور بہت روتے تھے۔

(علم الفقہ، جلد ۵، صفحہ ۶۰۷، از: عبدالشکور دیوبندی)

خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق ﷺ بیت المقدس سے واپس مدینہ پہنچے تو سب سے پہلے حضور ﷺ کے روضۂ انور پر حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔

(علم الفقہ صفحہ ۶۰۷ جلد ۵، دیوبندی)

اس قسم کی اور بھی بہت سی روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ وتابعین اس زیارت کے کتنے دلدادہ تھے اور اس کے لئے کتنا اہتمام کرتے تھے۔ اس سے زیادہ بد نصیبی اور کیا ہوگی کہ بعض لوگ اس زیارت کو یا اس کے لئے سفر کرنے کو ناجائز کہتے ہیں اور اپنی خوش فہمی سے اس پر نازاں ہیں۔ سُنا ہے کہ بعض لوگ حج کر کے اپنے وطن لوٹ آئے اور مدینہ منورہ نہ گئے، ہائے افسوس اس سے زیادہ محرومی اور کیا ہوگی۔

(علم الفقہ، جلد ۵، صفحہ ۶۰۸)

مزارِ رسول ﷺ پر بارش مانگنا:...... حضرت عمر فاروق ﷺ کے زمانہ میں جب قحط پڑا تو بلال بن الحارث ﷺ امام الانبیاء ﷺ کے مزارِ اقدس پر حاضر ہوئے اور یوں عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ ستسق اللہ لامتک فانھم قد ھلکو. یارسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لئے پانی کی درخواست فرمائیں آپ کی امت قحط سے ہلاک ہو چکی ہے۔

تو سیّد عالم ﷺ نے ان کو خواب میں آ کر فرمایا کہ عمر (ﷺ) کو جا کر میرا سلام کہہ دے اور یہ بھی کہہ دے کہ بارش ہو جائے گی...... چنانچہ جلد ہی بارش کا نزول ہوا۔ (فتح الباری

شرح البخاری، رسائل کوثری، صفحہ ۳۸۱، بحوالہ رحمت کائنات صفحہ ۲۵۵ زاھد الحسینی دیوبندی)

مسئلہ:...... عین الھدایہ میں ہے قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے حضور ﷺ کے چہرہ انور کی طرف متوجہ ہو اس طرح کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے (یعنی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو) حضور ﷺ کی صورت کریمہ کا یوں تصور کرے کہ گویا آپ ﷺ لحد میں سوتے ہیں اور اس کے حال سے واقف ہیں اور اس کا کلام سنتے ہیں مزارِ اقدس کے سامنے چہرۂ مبارک کے پاس قبلہ کو پیٹھ کر کے کھڑا ہو کر صلاۃ وسلام پڑھے۔ (عالمگیری، جلد۲، صفحہ ۱۳۲)

حدیث لاتشد الرحال کا جواب دیوبندی عالم کی زبانی

علم الفقہ، جلد۵ صفحہ ۶۰۸ میں علاّمہ تونسوی کے استاد عبد الشکور لکھنوی لکھتے ہیں:

ابن تیمیہ اور اس کے ہم خیال علماء اس امر کے قائل ہیں کہ اس زیارت مقدسہ کے لئے سفر نا جائز ہے وہ بخاری کی اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں:

لاتشد الرحال اِلّا الٰی ثلٰثۃ مساجد مسجد الحرام ومسجد الاقصیٰ ومسجدی.

کجاوے نہ باندھے جائیں یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام یعنی کعبہ اور مسجد اقصیٰ اور میری مسجد۔

یہ لوگ اس حدیث کا یہ مطلب لیتے ہیں کہ ان مساجد کے سوا کسی اور مقام کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں۔ مگر اس حدیث سے ان کا استدلال کسی طرح صحیح نہیں کیونکہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ سوا ان تین مسجدوں کے کسی اور مسجد کے لئے سفر نہ کیا جائے۔ قاعدہ نحوی بھی اسی کا مقتضی ہے کیونکہ جب مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہوتا تو وہاں وہی چیز مستثنیٰ منہ مانی جاتی ہے جو مستثنیٰ کی ہم جنس ہو پس یہاں مستثنیٰ مساجد ثلاثہ ہیں لہٰذا مستثنیٰ منہ بھی مسجد ہی کے قبیل سے ہونا چاہیے، پس اس حدیث سے اگر عدم جواز ثابت ہوگا تو

ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کی زیارت کے لئے سفر کرنے کا۔ نہ کہ زیارت مزار سیّد المرسلین اور صلحائے امت کے مزارات متبرکہ کی زیارت کے لئے سفر کرنے کا۔ مثلاً کوئی شخص دہلی کی جامع مسجد کی زیارت کے لئے سفر کرکے آئے تو یہ ناجائز ہوگا۔ اور اگر حضرت خواجہ باقی باللہ کی قبر کی زیارت کے لئے آئے تو ناجائز نہ ہوگا۔ یہی مطلب بیان کیا ہے اکثر علمائے حدیث نے مثل شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی وغیرہ کے اور اسی مطلب کی تائید مسند امام احمد کی حدیث سے ہوتی ہے۔

امام احمد بن حنبل اس حدیث کو ان الفاظ سے روایت کرتے ہیں:

لاینبغی للمصلی ان یشد رحالہ الیٰ مسجد یبتغی فیہ الصلوٰۃ غیر المسجد الحرام والمسجد الاقصیٰ ومسجدی (مسند احمد)

نماز پڑھنے والے کو زیبا نہیں کہ سوا کعبہ اور مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کے کسی اور مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرے۔

لیجئے اب تو کوئی جھگڑا ہی نہ رہا۔ حدیث کی شرح خود حدیث سے ہوگئی کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ بخاری کی حدیث سے زیارت مزارِ اقدس سرورِ انبیاء کے لئے سفر کی ممانعت ثابت ہوتی ہے حاشا ثم حاشا کوئی ذی علم منصف ایسی بات نہیں کہہ سکتا اور اگر یہ مان لیا جائے کہ سوا ان تین مسجدوں کی زیارت کے اب کسی کام کے لئے سفر جائز نہیں تو چاہیے کہ طلب علم اور کسب معاش اور ملاقات احباب واعزہ بلکہ حج کرنے کے لئے بھی سفر ناجائز ہو۔ حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں علاوہ اس زیارت قبر اقدس کے لئے صحابہ کرام کا سفر کرکے آنا اور دوسرے کی اس زیارت کے لئے سفر کرنے کی ترغیب دینا جیسا کہ حضرت بلال اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا اس امر کی واضح دلیل ھے کہ اس حدیث کا وہ مطلب نہیں جو ابن تیمیہ یا ان کے ہم خیال لوگوں نے سمجھا ہے پھر خاص احادیث نبوی

جوترغیب زیارت کے باب میں وارد ہوئی ہیں اور تارک زیارت کے لئے وعید احادیث میں وارد ہوئی ہے اس کا کیا جواب دیا جائے گا؟ علاّ مہ لکھنوی مولانا شیخ محمد عبدالحی اور بعض علمائے عصر سے اس مسئلہ میں بہت زور وشور سے مناظرہ ہوا تھا جس میں علاّمہ موصوف نے ابن تیمیہ کے مقلدین کی پوری تشفی کردی ہے اور ان کے تمام شبہات کا کافی جواب دیا ہے اس معرکہ میں ان کی آخری کتاب السعی المشکور......اردو زبان میں چھپ چکی ہے جونہایت نفیس کتاب ہے آج تک دوسری طرف سے اس کا جواب نہیں ہوا جس کو اس مسئلہ کی زیادہ تحقیق منظور ہواس کتاب کو دیکھیئے۔ (علم الفقہ صفحہ ۶۰۹ از: لکھنوی دیوبندی)

زیارت کا طریقہ اوراس کے آداب

جوکوئی حج کرنے جائے اس کو چاہیے کہ اگر حج فرض ہوتو پیشتر حج سے فراغت کرے پھر زیارت کے لئے جائے اور اگر حج نفل ہوتو اختیار ہے چاہے پہلے زیارت کرے بعد اس کے ہم کرے چاہے پہلے حج کرے بعد اس کے زیارت کو جائے یہ سب صورتیں اس حالت میں ہیں کہ جب حج کے لئے جانے کا راستہ مدینہ منورہ کی طرف سے نہ ہو اگر جانے کے راستہ ہی میں مدینہ منورہ ملتا ہو جیسے اہل شام کہ وہ مکہ آنا چاہیں تو پہلے ان کو مدینہ منورہ ملے گا تو ایسی حالت میں خواہ مخواہ حج سے پہلے زیارت کرنا چاہیے خواہ حج فرض ہو یا نفل کیونکہ باوجود اس قدر قرب کے پھر زیارت کو ترک کردینا نہایت بدبختی اور قساوت قلبی کی دلیل ہے۔ (ردالمختار شامی، علم الفقہ، جلد ۵ صفحہ ۶۱۰)

درمختار میں ہے زائر زیارت مزار مقدس اور زیارت مسجد نبوی کی اکھٹے نیت کرکے جائے مگر محقق ابن ہمام فتح القدیر شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں اَولیٰ یہ ہے کہ صرف مزار مقدس کی زیارت کی نیت کرے پھر جب مدینہ منورّہ پہنچ جائے گا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت ہوجائے گی۔

جانِ مراد حاضری اس پاک در کی ہے

صرف زیارتِ مزار مقدس کی نیت سے سفر کرنے میں حضور ﷺ کی تعظیم اور آپ کا اجلال زیادہ ہے اور اس حدیث کے موافق بھی ہے جو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری زیارت کے لئے آئے اور اس کو اور کوئی کام نہ ہو تو مجھ پر واجب ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔ علّامہ ابن عابدین لکھتے ہیں کہ رحمتی نے نقل کیا ہے کہ حضرت عارف جامی رحمۃ اللہ علیہ حج کے علاوہ خاص زیارت کے لئے اپنے وطن سے مدینہ آتے تھے تا کہ اس سفر میں سوا زیارتِ رسول کے اور کچھ ان کا مقصود نہ ہو۔

پڑا جو کعبہ رستے میں تو حج بھی کرلیں گے
جانِ مراد حاضری اس پاک در کی ہے

شیخ محقق فرماتے ہیں مسجد نبوی کی زیارت بھی تو خاص آپ ہی کی نسبت سے کی جاتی ہے لہٰذا اس کی زیارت کی نیت بھی عین تعظیم آپ ہی کی ہے۔

مسئلہ ضروری:...... جس طرح ایک موتی لاکھوں چھوٹے فلوسوں (سیپوں) سے کہیں زیادہ قیمتی ہوتا ہے اسی طرح مدینہ منورہ کی ایک نماز کا ثواب ایک ہزار پچاس ہزار نمازوں کے برابر کعبۃ اللہ کی ایک نماز جو لاکھ کے برابر ہے سے بدرجہا عظیم تر ہے۔ کثرتِ عدد اگرچہ کعبۃ اللہ کی طرف ہے مگر کثرت ثواب مدینہ کی طرف ہے۔

(اشعۃ اللمعات، شرح مشکوٰۃ از: شیخ محقق دہلوی، جلد ۱، صفحہ ۳۲۴ طبع لکھنؤ)

مسئلہ:...... اثنائے راہ میں جس قدر مقامات متبرکہ ملیں مثلاً وہ مساجد جن میں حضور سیّد المرسلین ﷺ نے نماز پڑھی اور اسی قسم کے مقامات ان سب کی زیارت مشرف ہو اور جب ذوالحلیفہ کی مسجد میں پہنچے تو وہاں دو رکعت نماز پڑھے۔

مسئلہ:...... مقام مقدس کی عظمت وجلال کا بیش از بیش رکھے اور کوئی بات خلاف ادب

اپنے سے سرزد نہ ہونے دے یہ وہ وقت ہے کہ جن کے دل نورِ ایمان سے منوّر ہوتے ہیں آنحضرت ﷺ کی محبت ان کے سینوں میں مشتعل ہوتی ہے اور ایک عجیب وجد و سرور کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ پھر ان کو اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا اس بے خودی کی حالت میں کبھی کسی سے کوئی بات خلاف شرع بھی صادر ہو جاتی ہے۔ اگر غلبۂ شوق بے خودی میں کسی سے کوئی بات صادر ہو جائے تو وہ معذور ہے۔

بے خودی میں سجدۂ دَر یا طواف
جو کیا اچھا کیا پھر تجھ کو کیا

(علم الفقہ، صفحہ ۶۱۴)

نہایت ادب کے ساتھ نماز کی طرح داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر قبلہ کی طرف پشت کر کے سلام عرض کرے اور یقین کرے کہ حضور ﷺ اس حاضری سے واقف ہیں اور اس کو دیکھ رہے ہیں اور اس کے سلام کا جواب دے رہے ہیں۔ اس کے بعد صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں سلام عرض کرے۔

نیر چشتی حسنی، ۱۳ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ

☆☆☆☆☆

کاروانِ
تاجدار مدینہ
انٹرنیشنل پرائیویٹ لمیٹڈ

کاروان
نقشبندیہ سیفیہ
انٹرنیشنل پرائیویٹ لمیٹڈ

Ph:021-4619976,4632884
Cell:0300-2534830,0321-2426120

آفس: S.T-11/A گلستان جوہر بلاک 14 کراچی